WWW.PAKISTAN.WEB.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

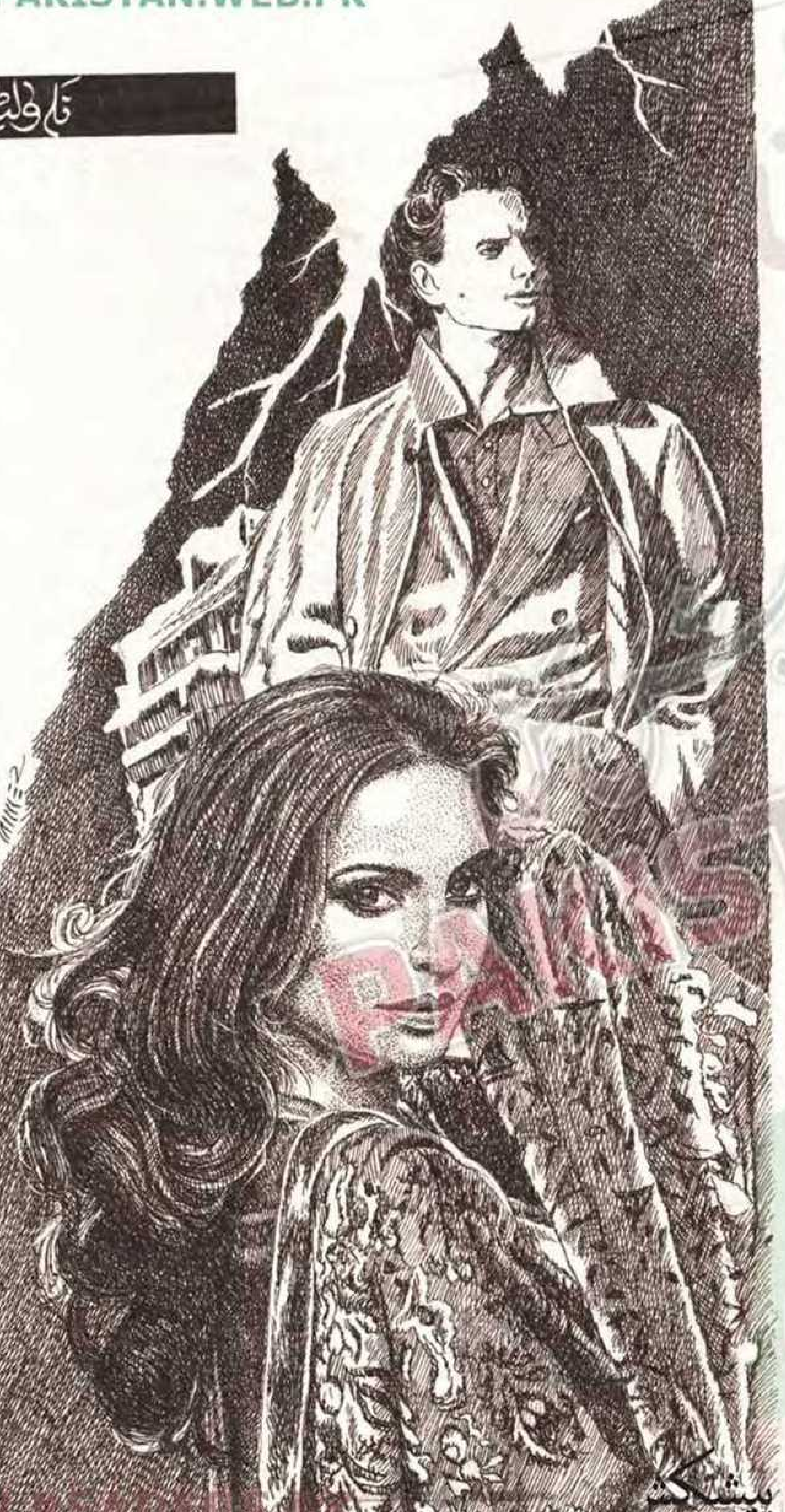

ناولٹ

سالگرہ نمبر

صدف ریحان

اسپیشل اسٹرابری

خوشبو، خوشی، سرشاریت، ہنسی، قہقہے کئی رنگ تھے۔ ہال کھچا کھچ مہمانوں سے بھرا تھا اور ایسے ہی کتنے بے شمار رنگوں سے ایزد کا دل بھی گا ہے بگاہے وہ دوستوں سے نظر بچا کر سامنے ہی ست رنگے ریشمی پردوں سے اور ڈھیروں پھولوں سے سجے اسٹیج پر ڈال لیتا جہاں سنہری کراؤن والے صوفے میں دھنسی زرقم کسی مغلئی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی نیوی بلو اور آف وائٹ کمبی نیشن کے زرق برق لہنگے میں بھاری زیورات کے ساتھ شہر کی مہنگی ترین بیوٹیشن نے اس کا روپ اپسرا بنا دیا تھا۔ وہ آج کل سے بھی بڑھ کر حسین اور دلکش لگ رہی تھی یا پھر ایزد کی نظر کو ہی کوئی اور منظر اچھا نہ لگ رہا تھا اور لگتا بھی کیوں آخر کو زرقم اس کی نئی نویلی اور پھر من چاہی دلہن تھی۔

"اف یہ دوستوں کا جھرمٹ۔" وہ پہلی بار اپنے یاروں سے بے زار ہوا جو زبردستی اسے وہاں سے اٹھا لائے تھے اور اب رج کے اس پر نثار ہو رہے تھے یہاں تک کہ ایک نے تو اس کے کندھے پر بازو پھیلا رکھا تھا۔ جیسے سچ مچ اس کے ضبط کا امتحان لیا جا رہا ہو۔ وہ اندر ہی اندر تلملا کر رہ گیا۔

"اونہہ فضول محبت کے مظاہرے۔" لیکن کیا کرتا بظاہر خوش اخلاقی کا پوز دیتے دانت پر دانت نکالتے سب کی بک بک پر ہوں ہاں کرنا پڑ رہی تھی۔

ایک بار پھر اس نے اسٹیج پر نظر کی زرقم کے گرد بھی لڑکیوں کا جم غفیر لگا ہوا تھا جسے ایزد کی بڑی آپا ادھر ادھر کر رہی تھیں کیونکہ معیز اپنے دونوں بازوؤں پر اپنے ٹوئنز بے بیز سنبھالے آ رہا تھا پیچھے اپنی ساڑھی سنبھالتی سہج سہج چلتی ان کی زوجہ محترمہ آ رہی تھیں۔

"کل کو تیرا بھی یہی حال ہونا ہے منے؟ دیکھ لے معیز کا حشر۔" اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ایک نے فقرہ چست کیا تو باقی کھلکھلا اٹھے ایزد کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ واقعی اس نے شادی کی تمام تقاریب میں معیز کو اپنے بچے ہی سنبھالتے دیکھا تھا بھابھی صاحبہ کو ساڑھی سنبھالنے سے فرصت نہ تھی۔

"میری بیگم صرف ایک سال ساڑھی باندھے گی اس کے بعد پابندی۔"

"کس پر۔" اس کے یکدم اعلان پر سب یک زبان بولے۔

"ساڑھی پر اور کس پر۔"

"آ۔۔۔ اچھا۔" سب نے سر ہلایا اس نے ادھر دیکھا۔ منظر بدل گیا تھا۔ معیز ہنڈی کیم پکڑے کھڑا تھا۔

گول مول گلابی سے بچے ایک بھابھی کی گود میں تھا تو دوسرا زرقم کی گود میں اچھل رہا تھا۔ جسے وہ بمشکل قابو کیے ہوئے تھی کیونکہ وہ کبھی اس کے ماتھے پر جھولتے ٹیکے کو پکڑنا چاہ رہا تھا تو کبھی گلے میں گلوبند کو۔ بھابھی ہنستے ہوئے جانے اس سے کیا کہہ رہی تھیں کہ وہ اب انہیں گھور رہی تھی اور کتنی پیاری لگ رہی تھی اف

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش

WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

ایزد نے دل تھام لیا۔

معیز اور ایزد کا ساتھ بہت پرانا تھا دونوں زمانہ اسکول سے ساتھ تھے۔ گو کہ کالج یونیورسٹی تک جاتے سبجیکٹس علیحدہ ہو گئے مگر یارانہ جوں کا توں رہا اک دوجے کے گھروں میں بھی آنا جانا تھا۔ زرقم' معیز کی چھوٹی اور لاڈلی بہن' نازک کومل سی لڑکی جس سے کبھی کبھار کی اتفاقیہ ملاقاتیں بلکہ ملاقاتیں کہنا تو غلط ہو گا۔ ہاں سامنے' جب بھی ہوئے وہ پلکیں جھکا کر چپکے سے کھسک لیتی تھی اور ایزد کو اس کی یہی ادائیں بھا گئیں جانے کب وہ اس کے حواسوں پر چھائی اسے خبر ہی نہ ہو سکی اس لیے تو جب امی نے اپنی پسند کردہ لڑکیوں کی تصویریں دکھاتے ہوئے اس کی رائے پوچھی تو اس نے ساری تصویریں پرے کرتے ہوئے بلا جھجک زرقم کا نام لے دیا امی کو بھلا کیا اعتراض ہونا تھا زرقم ان کی بھی دیکھی ہوئی تھی۔ فٹ پنڈی سے بڑی آپا کو بلوایا گیا۔ رشتہ لے جایا گیا اور ادھر سے انکار نہیں ہو گا یہ تو وہ جانتا ہی تھا اور اس کا گمان سچ ثابت ہوا تھا یوں خوش قسمتی سے بغیر کسی ظالم سماج کے درمیان میں آئے کہانی انجام بخیر ہو گئی۔

زرقم کم گو ہے یہ تو وہ جانتا تھا مگر اس قدر یہ تو اسے کل رات ہی علم ہوا۔ وہ ہی اسے حکایت دل سناتا رہا تھا اپنی بے چینیوں' بے تابیوں کے قصے معیز کی شادی پر اس نے کون کون سے رنگ پہنے تھے اور وہ کس رنگ میں کیسی لگ رہی تھی اسے بھول گیا ہو گا۔ ایزد کو اک اک بات یاد تھی اور ساری رام کہانی سناتے ہوئے وہ اسے بھی مسلسل بولنے پر اکساتا رہا تھا مگر ہزار منتوں پر بھی زرقم نے پلکیں اٹھا کر نہ دیں اور وہ اس کی ان ہی اداؤں پر تو فدا تھا لڑکیاں چھوئی موئی سی تو اچھی لگتی ہیں۔ خوامخواہ کی بااعتماد لڑکیاں تو کبھی بھی اچھی نہ لگی تھیں اسے اپنی مرادیں بر آنے پر وہ جتنا بھی خوش ہوتا کم تھا۔ شور' ہنگامہ' چٹکلے' مسکراہٹیں' کھلکھلاہٹیں سب ہی مگن تھے' ان کی زندگی کا یادگار ایونٹ' جو ایزد کے لیے تو بہت ہی یادگار بن گیا

بمشکل دوستوں سے نظر بچا کر جذبوں سے معمور دل لیے وہ اپنی ہی دھن میں اسٹیج کی جانب آ رہا تھا کہ راہ میں ہی دھر لیا گیا وہ چند لڑکیاں تھیں جنہوں نے اسے روکا تھا ان میں سے دو تو زرقم کی چچازاد کزن تھیں باقی کون سی والی زاد تھیں اس بارے میں وہ لاعلم تھا۔

"ماشاء اللہ! ارے بھئی آپ تو کافی ہینڈسم ہیں جبکہ ہم تو کچھ اور ہی سمجھے تھے۔" اک شوخ سی لڑکی باب کٹ والا سر ہلاتے اسے سرتاپیر دیکھتے ہوئے یوں بولی کہ وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔ لڑکی کا انداز ہی اتنا دلچسپ تھا۔

"کیا مطلب؟ کیا سمجھی تھیں آپ؟"

"بھئی سچی بات ہے میں تو کسی کالے موٹے بھدے سے دولہا کی توقع کر رہی تھی مگر آپ کو تو دیکھ کر تو حیران رہ گئی ہوں' کتنی لکی ہے زرقم جسے آپ جیسا لائف پارٹنر ملا اور حد ہے اس نے اتنا واویلا کیوں مچایا جبکہ اس نے آپ کو دیکھ بھی رکھا تھا۔"

"جی کیا مطلب؟" وہ کیا کہہ رہی تھی ایزد کے پلے نہ پڑا تھا۔ الجھ کر پوچھا۔

"ہیں کیا آپ کو نہیں پتا زرقم نے تو آپ کے رشتے سے انکار کر دیا تھا وہ تو سنا ہے معیز بھائی آپ کے دوست ہیں اس لیے انہوں نے اس کی ایک نہیں سنی زبردستی منوا کر دم لیا۔"

"ہاں تو خوش نصیب لوگ ہی نخرا کرتے ہیں وہ بھی نخرے دکھا رہی ہو گی ورنہ اچھے رشتوں سے تو بے وقوف لڑکیاں ہی انکار کرتی ہیں اور اب دیکھو کتنی خوش لگ رہی ہے۔" اس لڑکی کی وضاحت کے بعد ایک اور دل جلی نے سامنے اسٹیج پر نظر ڈالتے تبصرہ کیا تھا جبکہ وہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے بھک سے اڑ گیا۔

زرقم نے انکار کر دیا تھا اس شادی سے' نہایت ہی روح فرسا خبر تھی "انکار" کیسا چابک کی طرح لگا تھا یہ لفظ اس کے اعصاب پر' روح تک جھنجھنا اٹھی تھی۔

"کیوں! کیوں کیا تھا اس نے انکار کیا کمی تھی مجھ میں؟ اوف۔"

ایک وہ تھا جو لمحہ لمحہ اس کے ساتھ کی دعائیں مانگتا رہا تھا پل پل اس کی چاہ میں گزار رہا تھا ہر آنے والی گھڑی میں خود کو پہلے سے زیادہ اس کی محبت میں ڈوبا پایا اور اسے پا کر وہ کتنا خوش تھا لگتا تھا دنیا فتح کر لی اسے پا کر جیسے ہر خوشی مل گئی اور ..... اور ایک وہ تھی۔ انکار بھلا کیوں کس لیے؟ ایزد کے تو حواس ہی معطل ہونے لگے لڑکیاں جانے اور کیا کیا کہہ رہی تھیں وہ ایکسکیوز کرتا آگے بڑھ گیا۔

لیکن کہاں' قدم آگے سرکنے سے ہی انکاری ہو گئے۔ "زرقم نے اتنا واویلا کیوں مچایا" اک بھالا سا دل میں اتر گیا اس کے اندر جلتے ڈھیروں مسرتوں کے دیے جیسے اک پھونک میں ہی بجھ گئے تو اس کا وہ گریز جھکی پلکیں وہ شرم و حیا سب کہیں..... اوف ایزد کا دل چاہا اپنا سر کہیں ٹکرا دے۔ اس کی اتنی محبتوں کا یہ جواب' اس کے بے لوث جذبوں کا یہ انعام ایسا تو گمان کے ہزارویں حصے میں بھی نہ تھا سامنے ہی جلوہ افروز زرقم کا شرماتا مسکراتا روپ یکدم اسے اپنا مذاق اڑاتا محسوس ہونے لگا۔ وہی آنکھیں جو بار بار اسے دیکھنے کی چاہ کر رہی تھیں اب وہی آمادہ گریز ہو گئیں۔ رونقوں سے پرہنگام محفل میں یک لخت ہی جیسے وہ تنہا ہو گیا۔

اور بے چاری زرقم کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو سکی کہ اس کی چلبلی چلتری کزنز اس کی نئی نویلی خوشیوں پر کیسی پھلجھڑی چھوڑ گئی ہیں۔ شرارے نکل رہے تھے اور نکلتے ہی آ رہے تھے۔

☼ ☼ ☼

آنکھ کھلتے ہی اس نے بے تابی سے جھپٹ کر سرہانے رکھا موبائل چیک کیا کوئی مس کال یا کوئی مہکتا ہوا سا پیغام مگر وہاں ایسا کوئی نشان نہ تھا لگتا ہے موصوف ناراض ہو گئے۔ وہ مسکرا اٹھی وقت رخصت اس کا چہرہ نظروں میں گھوم گیا۔ پھولا پھولا خفا خفا سا لال لال پکے سیب جیسا وہ بے اختیار ہنس دی۔

"ایپل۔" اس نے جیسے چٹخارہ لیا۔

یہ ایزد کا نک نیم تھا جس کی اس بے چارے کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔

یہ زرقم کی پرانی عادت تھی اسے اچھا لگتا تھا اشخاص کے نمایاں خواص کے مطابق ان کے مزے مزے کے نام رکھنا اس کی سہیلیوں میں کوئی ککڑی تھی تو کوئی بھنڈی' خاندان بھر کے رنگ برنگے نام اس نے رکھ چھوڑے تھے۔ محلے میں بھی کوئی نہ بچا تھا حتی کہ افراد خانہ تک محفوظ نہ رہ پائے تھے معیز بھائی اچھی صحت اور سرخ رنگ کے باعث پام گرینیٹ' جن کا اتنا لمبا نام لینے کے بجائے وہ انہیں پامی کہتی تھی۔ شاندانہ بھابھی اپنی اسمارٹنیس اور نزاکت کی وجہ سے بنام کیرٹ تھیں اور بھابھی کا شارٹ فارم بھی اور تو اور نئے آنے والے ننھے مہمان بھی نہ بچ پائے جنہیں اس نے چیکو اور چیری قرار دیا۔

☼ ☼ ☼

اسے اچھی طرح یاد تھا وہ دن (بھلا وہ بھول سکتی تھی) سامنے والی فریدہ آنٹی کے گھر قرآن خوانی تھی اور وہ ان کے ہاں جانے کے لیے بالکل تیار تھی آخری بار آئینے میں اپنا ناقدانہ جائزہ لیا۔ اپنا سفید امبرائڈری والا پنک سوٹ اسے نہایت پسند تھا جو اس پر خوب بچ بھی رہا تھا۔ کانوں میں سفید نگوں والے ٹاپس کلائی میں ویسا ہی بریسلیٹ میک اپ کے نام پر آنکھوں میں کاجل کی دھار اور تراشیدہ لبوں پر ہلکی سی پنک لپ

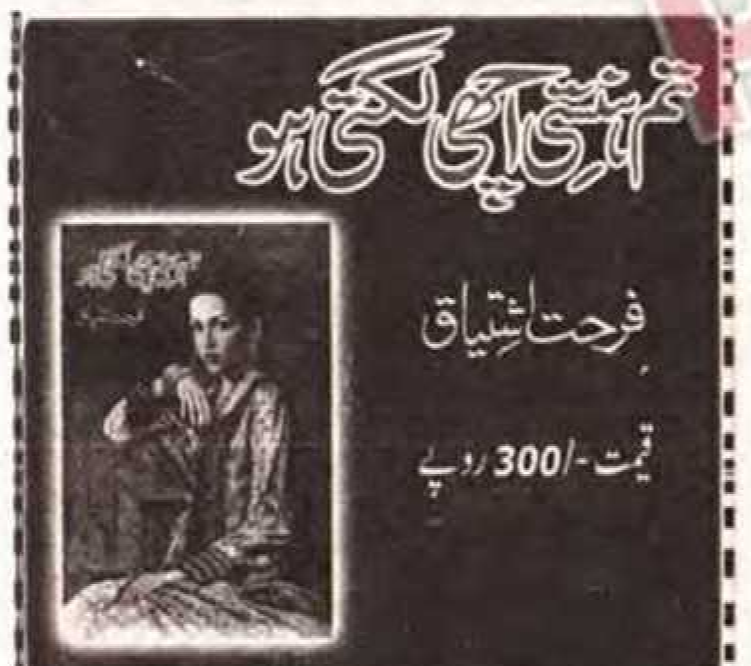

WWW.READERS.PK
پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

اسٹک پھیلی تھی اور اس سے ہی اس کا چہرہ گلاب کی مانند کھل اٹھا تھا۔

"تم گئیں نہیں ابھی تک؟ اللہ بچائے تم لڑکیوں کی لیپا پوتی سے سپارہ پڑھنے جا رہی ہو۔ وضو بھی کیا ہے کہ نہیں اب ہٹ بھی جاؤ شیشے کے سامنے سے۔" امی نے کہتے ہی آڑے ہاتھوں لیا۔

"او ہو امی آپ بھی ناں بس جا ہی رہی تھی آپ گیٹ بند کریں۔" اس نے شرمندہ ہوتے کھسکنے میں ہی عافیت جانی اور اپنے دھیان میں جھٹ سے گیٹ کھولتے ہی بس اگلے کے گلے لگتے ہی والی تھی کہ بجلی کی سی تیزی سے خود کو سنبھالا۔ اگلا جو کال بیل پر انگلی رکھنا ہی چاہتا تھا اچھل کر پرے ہوا چند ساعتیں تو لگی ہی تھیں دونوں کو حواس بحال کرتے۔

"وہ۔۔۔ وہ شعیب ہے گھر پر۔" حواس بحال ہوتے ہی ایرو نے مدعا بیان کیا۔ جبکہ اس کا دل ابھی تک کانوں میں دھڑک رہا تھا۔ اف توبہ کس قدر ہولناک "ٹاکرا" ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔

"جج۔۔۔ جی ہیں۔ مم۔۔۔ میں بلاتی ہوں۔" وہ پھر اندر کو بھاگی۔

"ارے اب کون سا کانٹا چبھ گیا ہے لڑکی۔" امی پھر شروع ہو گئیں۔

"بابی کے دوست ہیں باہر ان کو بتانے میں جا رہی ہوں۔" ان کی گھرکی سے خائف ہو کر وہ پھر باہر کو لپکی اب احتیاط سے قدم نکالا۔ ایرو قدرے فاصلے پر رخ موڑے کھڑا تھا وہ اطمینان سے چلتی مطلوبہ دروازے تک پہنچی اور بوتی بلا لا کر پلٹ کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا نظر ملتے ہی وہ سٹپٹا کر فوراً سے اندر ہو گئی۔ دل بے تحاشا دھڑک رہا تھا بابی کے اس دوست کو پہلے بھی کئی بار دیکھا تھا اور آج انتہائی قریب سے دیکھا تھا۔

کچے سیب کی سبز رنگ کی شرٹ پہنے اس کی آنکھیں بھی ہم رنگ تھیں خوب شفاف قدرے گلابی رنگت گول مول سے چہرے پر تیکھی کھڑی غرور ناک بھرے بھرے سرخ ہونٹ اور ان رنگوں کے امتزاج کے باعث بے ساختہ وہ اسے اہل کا نام دے گئی تھی۔ اس اتفاقیہ سامنے نے اس کی دھڑکنوں کو ٹھیک ٹھاک زیر و زبر کر دیا تھا کچھ تو منفرد کچھ تو خاص تھا اس چہرے ان سبز آنکھوں میں جو پھر اکثر اسے یاد آنے لگیں۔

بابی کی شادی پر ہونے والے کئی بار ہوئے ٹکراؤ نے اسے یہ احساس بڑی شدت سے دلایا کہ ایرو کی نظروں میں بھی کچھ خاص ہے ایک مختلف سا احساس وہ جب بھی اسے دیکھتا بڑی وارفتہ ٹھہری ہوئی نظر ہوتی گو کہ اس نے ہونٹوں سے کبھی کچھ نہ کہا تھا لیکن وہ اس کی روشن سبز قندیل سی آنکھیں کچھ تو ضرور بولتی تھیں اور وہ اس کی ان آنکھوں پر ہی تو فدا ہوئی تھی اور یہ تو اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ راز جو وہ خود سے بھی ابھی تک کہہ نہیں پائی وہ دعا جو لبوں تک آئی نہیں تھی بن مانگے پوری ہو گئی۔

خدا کتنا مہربان ہے جو اس کے دل کی ان کہی جان گیا تھا۔ بے شک وہ ہر نہاں و عیاں رازوں کا بھید جانتا ہے۔ وہ روشن آنکھوں والا چمکتے ستارے جیسا شخص اس کا نصیب بن گیا تھا وہ اپنے رب کی جس قدر شکر گزار ہوتی کم تھا۔

اور کس قدر نازاں ہو رہی تھی وہ خود پر جب وہ اس سے اپنے دل کا ہر راز کہہ رہا تھا ان کا وہ ٹاکرا ایرو کو بھی پوری جزئیات سے یاد تھا اور کئی باتیں بے شمار دلوں کی پیاری تھیں اس کے پاس ایک کے بعد ایک جگنو وہ نکالتا جا رہا تھا اور وہ مسکاتے لبوں اور جھلملاتی آنکھوں سے سب سنے گئی تھی کتنا اچھا لگ رہا تھا ان لمحوں کی خوشی اور سرشاری وہ جیسے کسی اور ہی جہاں کی سیر پر نکلی تھی۔ کیا وہ بھی اپنا دل کھول دے ہر بات بتا دے؟ اک پل کو تو خیال آیا۔ مگر نہیں "ابھی نہیں" حیا آڑے آ گئی۔ پھر بھی سہی اس وقت تو بس اسے سننا اچھا لگ رہا تھا وہ جیسے ہواؤں میں اڑ رہی تھی عجب سا نشہ روح پر چھا رہا تھا وہ سراپا اس سرور میں گم تھی۔ کل کے سارے منظر بھی یادوں کے پردے پر لہرا گئے۔ جب گیرٹ نے کہا۔

"بھئی دل تھام لیں خود کو سنبھال لیں دولہا میاں

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

آپ کی دلہنیا آج کی رات ہمارے ساتھ جائیں گی۔" اور اس اطلاع پر وہ تڑپ ہی تو گیا۔

"یہ ظلم ہے۔"

"یہ ظلم نہیں رسم ہے۔" گیرٹ نے بھی فوراً جواب دیا اور ایرو نے کسی ماہر لیڈر کی طرح ہاتھ نچا کر نعرہ لگایا۔

"میں اس رسم کی مذمت کرتا ہوں۔"

"دھیان سے دولہا میاں۔ اس مذمت پر سامعان سے کہیں آپ کی مرمت نہ ہو جائے۔" گیرٹ نے ڈرایا اور وہ سچ مچ یوں ہو گیا جیسے واقعی ڈر گیا ہو اور اس کی اداکاری پر گیرٹ کا ہنس ہنس کر اور اس کا ہنسی روک روک کر برا حال تھا۔ اب وہ دل کھول کر ہنس رہی تھی۔

"اللہ۔۔۔ لڑکی تو دیوانی ہو گئی وہ دن میں یہ کیا ماجرا ہو گیا۔ خیر تو ہے نا بی بی ہو "ایسا کیا پیغام بھیج دیا ہمارے اہل ہلال نے" امبر آپی شازانہ نے اس کے ہاتھ میں دبے سیل فون کو دیکھ کر جرح کی۔

"او میٹھے پالے پالے بچے۔" (امیرے پیارے پیارے بچے) وہ ان کا سوال نظر انداز کیے چیکو اور چیزی کی طرف لپکی۔ وہ بھی اس کی جانب یوں آئے گویا صدیوں کے بچھڑے ہوں۔

"ہائے میری جان میرے قربان ہو گئے تھے" وہ چٹا چٹ انہیں چومے جا رہی تھی۔

"ہاں تو اور کیا۔ صبح سے جان ہلکان کی ہوئی تھی میری۔ مسلسل ریں ریں کوئی کام نہیں کرنے دیا آج الگ ناراض ہو رہی ہیں مجھ سے کہ گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اور میں بچوں کا بہانہ کیے بیٹھی ہوں۔ وہ تو تمہارے بھائی نے یاد دلایا کہ جاؤ ان کی لاڈو پھپھو کے پاس لے جاؤ۔ شاید بہل جائیں۔ سچ دونوں میں حالت بگاڑ دی ہے انہوں نے میری۔" شازانہ نے خفگی بھری نگاہ سے دونوں کو دیکھا جو رونا دھونا بھول بھال غوں غاں کر رہے تھے چیزی اس کی کلائی میں پڑی جگمگاتی چوڑیوں پر ہاتھ مار رہی تھی اور چیکو اس کے گلے میں جھولتا لاکٹ تھام چکا تھا۔

Art With You

Paint with Water Color & Oil Colour

First Time in Pakistan
a Complete Set of 5 Painting
Books in English

Art With You

کی پانچوں کتابوں پر حیرت انگیز رعایت

Water Colour I & II
Oil Colour
Pastel Colour
Pencil Colour

فی کتاب -/150 روپے

نیا ایڈیشن بذریعہ ڈاک منگوانے پر ڈاک خرچ

-/200 روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار، کراچی۔ فون: 32216361

WWW.READERS.PK

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش

WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

"دیکھو اب کیسے پرسکون ہیں۔ بس مجھے ہی تنگ کرنا ہوتا ہے ان بدتمیزوں نے۔" شاہدانہ کو غصہ ہی آگیا ان کے انداز دیکھ کر۔ بس نہ چلا ان کے گول گپوں سے منہ پر ایک ایک لگاتیں۔ زرقم نے ہنستے ہوئے انہیں سینے میں بھینچ لیا۔

"جائیں آپ کام کریں میں جب تک یہاں ہوں آپ کی چھٹی۔"

"ہاں جی اور آنٹی کریں گی میری چھٹی' ان کے خیال میں تو میں پہلے ہی ان بچوں کی آڑ لے کر کسی کام جوگی نہیں ہوں۔" شاہدانہ تو خاصی تپی ہوئی تھیں لگتا تھا صبح سویرے ساس کے ہاتھوں ٹھیک ٹھاک کلاس ہوئی تھی۔ زرقم کو ان کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر ایک بار پھر ہنسی آگئی۔

"ہنس لو ہنس لو بچو۔ ایک سال بعد پوچھوں گی تم سے جب منہ اندھیرے ساس کی جھاڑیں پڑا کریں گی۔ ابھی تو نئی نئی باتیں ہیں آپ کے ناز تو اٹھیں گے ہی۔ آپ نہیں ہنسیں گی تو کیا ہم ہنسیں گے۔" شاہدانہ نے اسے گھورا وہ ہنستی جارہی تھی اور انہیں بھی آخر کار ہنسی آگئی۔

"اچھا چلو چھوڑو ساری باتیں یہ بتاؤ کیسا ہے اہل؟" شاہدانہ نے پیار بھری نگاہ اس کے کھلے کھلے مسرور چہرے پر ڈالی وہ چھپکے چھپکے ایرو کو دیکھا کرتی تھی اس راز سے تو صرف وہی واقف تھیں اور اس کے رکھے گئے نک نیم سے بھی۔

"ویری سویٹ۔" وہ کھٹ سے بولی۔

"سچ گیت آئیم سو لکی ان دس میٹر میں اس قدر خوش نصیب ہوں میرا تو خیال بھی نہیں تھا جسے ابھی میں نے سوچا ہی تھا خدا نے اسے میرا بنا دیا۔ مجھے تو بن مانگے ہی اتنا کچھ مل گیا۔ آئی سوئیر میں بہت خوش ہوں۔" اس نے بھی اپنی واحد رازداں کے آگے دل کھول کر رکھ دیا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے دگنی خوشیاں دے ہمیشہ سکھی رہو دودھو نہاؤ پوتو پھلو۔" شاہدانہ نے بڑی بوڑھیوں کی طرح دعاؤں کے ڈھیر لگا دیے۔

"اچھا اب اٹھو' فریش ہو جاؤ' ناشتا تقریباً ریڈی ہے سب تمہارا پوچھ رہے ہیں اور یہ بتاؤ کون سے کپڑے نکالوں تمہارے۔" وہ اس کے چھوٹے سے سوٹ کیس کی جانب بڑھ گئیں جس میں رات آتے ہوئے چند جوڑے رکھے تھے۔

"کوئی سے بھی نکال دیں۔" دونوں بچوں کو بیڈ پر بٹھا کر وہ اپنے بال سمیٹتے ہوئے اٹھی۔

"ویسے گیت کتنا فرق پڑ جاتا ہے نا لڑکی کی زندگی میں پرسوں تک میرے کپڑے اسی وارڈ روب میں تھے۔ آج اس سوٹ کیس میں سے نکل رہے ہیں۔" اسے ایک دم بہت محسوس ہوئی تھی یہ بات۔ دو دن پہلے تک جس کمرے کی ہر چیز پر اس کا استحقاق تھا آج وہاں وہ فقط مہمان تھی۔

"ہاں ایسے دن تو آتے ہی ہیں ہر لڑکی کی زندگی میں پھر بھی تو دیکھو کتنی خوش کن ہوتی ہے یہ تبدیلی۔" انہوں نے ایک دم سے اس کے چہرے پر چھلکتے ملال کو دیکھ کر دوسرا سرا تھما دیا۔

"ہاں یہ تو ہے ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔" وہ فوراً متفق ہوئی۔ میاں جی کا پھولا منہ دھیان میں آیا۔ پکے پکے لال سیب جیسا تو لب بے اختیار مسکرا اٹھے۔

☼ ☼ ☼

وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی تھی۔ دل میں دھواں سا بھرا تھا جو آنکھوں کے رستے قطار در قطار آنسوؤں کی صورت پلکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اب تک یقین نہ کرپائی تھی کہ جو اس کے ساتھ ہوا وہ حقیقت تھی یا کوئی واہمہ' شادی کے تیسرے ہی دن وہ بھی دوسروں کے سامنے ایسا رویہ اس طرح کا لہجہ۔

"او میرے اللہ۔"

آنٹی کا فون آیا تھا کہ وہ سب اسے لینے آرہے ہیں۔ وہ جلدی سے تیار ہوئی۔ میرون شنری کلر کی فراک میں چوڑی دار پاجامہ پہنے زیورات اور گہرے میک اپ نے اس کا روپ نکھار ڈالا تھا۔ سب

نے ہی سراہا۔ وہ اڑی اڑی پھرتی رہی۔

ہائے یہ وقت گزر کیوں نہیں رہا کب آئیں گے وہ۔ اک اک گھڑی صدی پر محیط تھی یہ دن اس کے لیے سال کا لمبا ترین بن گیا تھا۔ انتظار کتنی بری کیفیت ہوتی ہے اس نے آج ہی جانا تھا۔

جب ایرو کو دیکھا تو جیسے یک لخت تمام کلفت اڑنچھو ہوگئی۔ پوری ایک رات اور دن کے بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے برسوں کی پیاس کو سیرابی مل گئی ہو۔ ترسی ہوئی آنکھیں پرسکون ہو گئیں۔ دل مضطر کو قرار آگیا۔ وہ سب سے مل رہی تھی اسے بھی جوش سے سلام کیا۔ جس پر اس کا مختصر سا جواب' سنجیدہ انداز نہ آنکھوں میں وہ بے تابی نہ چہرے پر شادابی۔ وہ ٹھٹک گئی پھر اندر ہی اندر مسکرا دی۔

کل ایرو نے اسے روکا تھا لیکن وہ سب کے ساتھ چلی آئی تھی۔ ہوں تو نخرے دکھا رہے ہیں۔ محترم خفا سے لگتے ہیں۔ وہ سب کے درمیان ہوں ہاں کرتا بیٹھا تھا اور اسے پہلی بار منانے کا تجربہ کیسا ہوگا؟ وہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہی تھی۔

خوب محفل جمی بہت اچھے ماحول میں شاندار ڈنر کیا گیا اور جب وقت رخصت پاپا نے گلے لگایا تو بے اختیار اس کا دل بھر آیا۔ یہ پیار کرنے والے ماں باپ' خیال رکھنے والے بھائی بھابھی سب پرائے ہو چکے تھے۔ اس کی رخصتی پر بھی وہ نہیں روئی۔ بیوٹی پارلر میں دیے گئے ہزاروں روپے تب تو کسی نے رونے نہ دیا۔ گیت اور دیگر کزنز چٹکلے چھوڑ چھوڑ کر ہنساتی رہی تھیں۔ پر آج ایسی کوئی بات نہ تھی وہ پاپا کے سینے سے لگ کر رو پڑی جن چہروں کو دیکھے بغیر دن سے رات نہیں ہوتی اب انہیں کبھی کبھی دیکھا کرے گی اور پاپا ان میں تو اس کی جان تھی (دوسرے ایرو کی غیر معمولی خاموشی' تیوری چڑھا کر بیٹھا تھا حالانکہ اس دوران وہ کئی بار چپکے چپکے اسے دیکھ چکی تھی اور اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہ دیکھا تھا) وہ روتی نہ تو کیا کرتی۔ سب نے بمشکل چپ کروایا۔ امی نے پیار کیا آنٹی نے تسلیاں دیں۔

اور جب گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر اس کے برابر بیٹھی وہ سوں سوں کررہی تھی تو ایرو نے بجائے کسی ہمدردانہ یا پیار بھرے جملے کے کیسے ترش کر کہا۔

"اتنا ہی دکھ ہو رہا ہے یہاں سے جانے کا تو ابھی اتر جاؤ۔ میں زبردستی نہیں لے کر جارہا تمہیں۔ میں ویسے بھی زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔"

"ہائیں' ہائیں' یہ کس لہجے میں بول رہے ہو ایرو۔" پچھلی سیٹ پر بیٹھی مما نے فوراً ٹوکا۔ جبکہ اتنے سخت الفاظ پر اس کے آنسو یکدم ہی تھم گئے تھے۔

"کچھ تو خیال کرو ساری لڑکیاں ماں باپ کا گھر چھوڑتے ہوئے روتی ہیں یہ تو فطری سی بات ہے۔ شکیل یاد نہیں کس طرح تڑپ تڑپ کر روئی تھی اپنی شادی کے روز۔ اگر اس بے چاری کے آنسو نکل آئے تو اس میں اس کا کیا دوش۔ ارے بھئی تم مرد تم کیا جانو اس کے احساسات کو تم بھی چپ کرو زرقم کتنا چھوٹا سا دل ہے تمہارا اپنے ہی گھر جارہی ہو میری جان اور کون سا دور جارہی ہو۔ بیس منٹ کی تو ڈرائیو ہے روز آجاتی رہنا۔" اسے ٹوکنے کے بعد وہ زرقم کو بہلا رہی تھیں۔

"ہاں تو اور کیا آج کل تو وہاں بھی دور نہیں رہیں۔ اب مجھے دیکھو میں کتنی دور ہوں۔ روزانہ ہی سے فون پر بات ہو جاتی ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے ان کے درمیان ہوں تم بھی گھبراؤ مت ہم ہیں نا سب تمہارے۔" شکیل آپا نے بھی طرف داری کی۔ سارا راستہ مما اور آپا اسی طرح اس کا دل بہلاتی رہیں ایرو پھر اک لفظ نہ بولا لیکن اس کے چہرے کے کرخت تاثرات وہ کیسے نہ گھبراتی۔

گھر پہنچتے ہی وہ سب تو گرما گرم کافی پینے لاؤنج میں بیٹھ گئے وہ معذرت کرتی کمرے میں چلی آئی۔ ایرو کا رویہ سمجھ سے بالاتر تھا۔ اگر وہ خفا بھی تھا تو اتنا زیادہ کیوں' شادی کی پہلی رات اتنی میٹھی میٹھی باتیں سنانے والا یوں اتنی کڑوی بات کیوں کر گیا تھا۔ حقیقتاً وہ بہت دکھی ہوئی دل پارہ پارہ ہو گیا تھا۔ موتیوں کی لڑی

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

مسلسل بہہ رہی تھی۔ دروازے پر کھٹکا ہوا۔ آنے والا ابریز تھا۔

زرقم نے آنکھوں پر رکھے بازو کی جھری سے دیکھا اور سوتی بن گئی اگرچہ وہ ذرا سی بات پر خفگی دکھا رہا تھا تو اب وہ بھی اس سے ناراض ہو چکی تھی۔ سوچ لیا تھا بات نہیں کرنی آسانی سے نہیں مانتا ابریز چیلنج کر کے گیا تو وہ اسی سیج پر بیٹھی تھی۔

دل پر کرنے والا پہلا بارش کا قطرہ، باد نسیم کا برف زار جھونکا روح میں اترا وہ دلنشیں احساس جو جسم و جاں کو یوں اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا کہ اب اس کے حصار سے آزادی ممکن نہ تھی۔ وہ اس کی پہلی محبت اس کی پیاری بیوی جس سے وہ ذرا سی بات پر خود خفا ہوا بیٹھا تھا کہ وہ کانوں کا ایسا کچا بھی نہ تھا کہ ہر سنی سنائی پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیتا۔ وہ سنی سے زیادہ دیکھی پر یقین رکھنے والوں میں سے تھا اور پھر وہ لڑکیاں کوئی اور نہیں زرقم کی قریبی کزنز تھیں وہ جھوٹ کیوں بولتیں۔ اتنے وثوق سے اگر کوئی اور بات ہوتی تو وہ درگزر بھی کر جاتا مگر یہاں معاملہ اس ہستی کا تھا جسے وہ پورے اخلاص اور مان کے ساتھ اپنی زندگی کا ساتھی بنا چکا تھا۔ تو کیا وہ اس سے اس معاملے میں باز پرس کرے؟

"نہیں فوراً" اندر سے آواز آئی "یقیناً" اس کے جذبوں اور محبت کی توہین ہو گی اگر وہ یہاں کہہ دے تو یہ اس سے آگے ___ اس کے غصے پر ٹھنڈا ٹھار پانی گر گیا۔ اپنی انا و خودداری بہرحال اسے بہت عزیز تھی اور کم عزیز تو وہ بھی نہ تھی جس سے وہ نا چاہتے ہوئے بھی کل سے زیادہ خفگی برت چکا تھا۔ اس کے خوب صورت اور مہکتے روپ سروپ سے نظریں چرانا ممکن نا تھا اب اسے بلائے تو کس طرح وہ سو نہیں رہی اتنا تو وہ جان ہی گیا تھا۔

یوں ہی جان بوجھ کر ادھر ادھر اشیاء چیک کرنے لگا وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو اپنی جگہ لیٹ کر کتاب اٹھائی بیڈ پر موجود واحد کمبل جس میں گھسی زوجہ محترمہ اس کے آتے ہی مزید سمٹ گئی تھیں۔

"واہ پورے کمبل پر قبضہ!" ابریز کو برداشت نہ ہوا ایک کونہ کھینچ کر آنکھوں پر ڈالا۔ وہ پھر اور پرے سرکی۔

"بیڈ سے نیچے نہ گر جانا۔" ضبط ختم ہوا تو کلس کر بول ہی پڑا لیکن جواب ندارد۔

"زرقم!" حوصلہ ختم ہوا ابریز نے ہاتھ بڑھا کر کمبل ہٹایا۔ آنسوؤں سے تر بتر چہرہ 'لال انگارہ' آنکھیں ساری خفگی ہوا ہو گئی وہ کب سے رو رہی تھی اور ان آنکھوں میں آنسو یہ تو کبھی نہ چاہا تھا لیکن ادھر خفگی باقی تھی مزید پرے سرکنے کے چکر میں وہ الٹی نیچے جا پڑتی اگر ابریز بروقت نہ سنبھالتا۔

"تم کو بھی یہاں میں ابھی گر جاتیں تو؟"

"تو کیا مر جاتی" وہ سخت تپی ہوئی تھی۔

"زرقم!" ابریز پوری جان سے دہل گیا۔ بے اختیار اسے سینے میں بھینچ لیا۔

"کتنی فضول بات کی ہے تم نے آئندہ سوچ سمجھ کر بولنا۔ تمہیں نہیں پتا تم میں تو میری جان ہے؟" وہ پھر اسی لہجے میں بول رہا تھا۔ گزشتہ کا شائبہ تک نہ تھا نہ لفظوں میں نہ آنکھوں میں اور زرقم حیران سی اس کا منہ تکنے لگی۔

☼ ☼ ☼

آفس میں آج کل کلوزنگ چل رہی تھی۔ بے تحاشا کام 'انتہائی' مصروفیت سارے سال کا لین دین حساب کتاب سب کھاتے کھنگالے جا رہے تھے۔ فائلیں کمپیوٹر کی دنوں سے سر کھجانے کی فرصت نہ تھی اور اس حد درجے محنت نے اثر دکھا ہی ڈالا۔ صبح سے طبیعت بے چین تھی آخر کار سر درد سے پھٹنے لگا۔ بات ناقابل برداشت حد تک پہنچی تو وہ آف لے کر گھر آ گیا۔

لاؤنج کے منظر نے بوجھل مزاج کو مزید مکدر کر ڈالا۔ شادی کے بعد پہلا موقع آیا تھا پیاری بیوی سے خدمت کروانے کا۔ راستے بھر کیا کیا نہ سوچتا آیا تھا وہ صرف سوچوں نے ہی آدھا سر درد غائب کر دیا تھا مگر یہاں ___ اس کا میٹر تو گھوم گیا اور درد ڈبل ہو گیا۔

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

بیگم صاحبہ تو دونوں ہاتھوں بلکہ بازوؤں تک مہندی لگانے لیے شہنا کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں خدمت کیا خاک ہونی تھی اب۔

"ارے آپ اتنی جلدی!" اس کی سخت نگاہوں کی گرم فرمائی تھی جو زرقم کا انہماک ٹوٹا۔ سے دیکھا جھٹ کھڑی ہوئی دوپٹہ پھسل کر گرنے کو تھا بمشکل کہنی اڑا کر سنبھالا۔

"بھائی آپ آج اتنی جلدی آ گئے۔" شہنا بھی متوجہ ہوئی۔

"دماغ خراب ہوا تھا جو آ گیا یہ کوئی وقت ہے مہندی لگانے کا۔" تڑخ کر کہتا وہ آگے بڑھ گیا۔

"انہیں کیا ہوا اور مہندی لگانے کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے کیا یہ آج پہلی بار سن رہی ہوں۔" شہنا حیران تھی۔

"میں دیکھتی ہوں۔" وہ ہمت کر کے اس کے پیچھے ہو لی۔

"آ ___ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" وہ بیڈ پر دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا تھا۔ وہ سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"ہم ___ مطلب تم مہندیاں لگواؤ بس۔" وہ شدید بے زار ہوا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کو مہندی تو شہنا نے زبردستی لگا دی ہے میں تو لگوا بھی نہیں رہی تھی۔" وہ کہہ رہی تھی کہ ___

"پلیز اسٹاپ اٹ اینڈ لیو می الون۔" ابریز نے اس کی وضاحت بھی پوری نہ سنی تھی اور لیٹ کر بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

"میرے سر میں اس قدر شدید درد ہے اور تم میرا سر کیا خاک دباؤ گی چائے تک تو بنا کر دے نہیں سکتی ہو۔" "اصل" تکلیف مہندی لگے ہاتھوں کی ہی ہوئی تھی۔ زرقم نے ہاتھ دیکھے پھر سرعت سے واش روم کی جانب دوڑ لگا دی۔ پورا نل کھول کر رگڑ رگڑ کر مہندی چھڑائی دو منٹ میں واپسی ہوئی ابھی پاس بیٹھنے ہی لگی تھی کہ وہ جھٹکے سے اٹھا۔

"تمہارا ہاتھ مت لگانا پہلے ہی میرا سر پھٹا جا رہا ہے اس پر یہ مہندی کی خوشبو اف جاؤ یہاں سے دماغ نا خراب کرو میرا۔" وہ ایسا ہی تھا غصہ نہ آتا تو ٹھیک ایک بار آ جاتا تو اف توبہ زرقم روہانسی ہو گئی۔

"پلیز ابریز میں ہاتھ دھو کر آئی ہوں یہ دیکھیں۔" سامنے ہاتھ پھیلائے۔ سرخ سرخ مہندی کی چھب دکھلاتی گلابی ہتھیلیاں اتنا دلکش نظارہ ضرور اثر کرتا جو اگلے کا موڈ خراب نہ ہوتا اس نے نظر بھی نہ ڈالی۔

"خوشبو پھر بھی آ رہی ہے۔ میں نے کہا ہے نا جاؤ فوراً" "اٹھو" وہ دروازے کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ مزید عزت افزائی کرتا زرقم نے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔

"کیا ہوا خیر تو ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے بھائی کی؟" شہنا نے اسے اتری صورت کے ساتھ آتے دیکھا تو استفسار کیا آنکھوں میں امڈتے تیز ریلے کے باعث اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا۔

"کیا ہوا؟" شہنا کے پھر پوچھنے کی دیر تھی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ چکوں پھکوں رونا شروع ہو گئی۔ سارا گھر "کیا" "کیا" اکٹھا ہو گیا۔

"کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟" مختلف آوازیں۔ مختلف سوال وہ اپنے ہی دکھ میں ڈوبی ہوئی۔

ابریز کا جب موڈ ٹھیک ہوتا پیار سے بولتا جب دل ___ بے زار ہوتا وہ گلے کا ہار کے رکھ دیتا، دل میں تو کچھ پیش نظر "کیوں تھا وہ ایسا دھوپ چھاؤں جیسا کیا حیثیت تھی اس کی یہ کیسی الجھن میں پھنس گئی تھی اس کی زندگی وہ تو کہتا ہے بہت پیار کرتا ہوں تم سے لیکن یہ کیسا پیار ہے جیسے ریشم کی الجھی ڈور وہ روئے جا رہی تھی۔ شہنا کے تم میں جو آدھا ادھورا قصہ تھا سب کے گوش گزار کیا ماما فوراً" "وہ تھیں۔

"میں خبر لیتی ہوں اس کی بھلا جاؤ یہ بھی کوئی بات ہے غصہ کرنے والی۔"

"نہیں پلیز" زرقم نے جھٹ ان کا ہاتھ پکڑا۔

"آپ انہیں کچھ مت کہیں وہ پہلے ہی پریشان ہیں

WWW.READERS.PK
پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

ان کی طبیعت ٹھیک نہیں، سر میں درد ہے شہلا بیگم ان کے لیے چائے بناؤ اور کوئی پین کلر بھی دے دینا۔" وہ اپنا رونا بھول بھال اس کی فکر میں غلطاں تھی۔

سب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ مما نے سرشار ہو کر گلے لگالیا۔ کتنی پروا تھی اسے ابرو کی اور ایک وہ تھا۔

"اچھا اب میرا ہاتھ تو چھوڑو میں کچھ نہیں کہتی اسے مگر پتا تو کروں بات کیا ہے؟" وہ ابھی تک ہاتھ دبوچے بیٹھی تھی ان کے کہنے پر جلدی سے چھوڑا مما کمرے کی طرف چل دیں وہ شہلا کے ساتھ کچن میں آ گئی۔

ابرو سے سامنا پھر کھانے کی ٹیبل پر ہوا۔ سب اسے بتا رہے تھے کہ اس کی وجہ سے وہ کتنا تڑپ تڑپ کر روئی ہے۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اسے دیکھا ہی نہیں وہ لگا ہے اس کے کترائے انداز پر ٹوٹ کر رہا۔

مصیبت یہ تھی کہ اکثر خوا مخواہ اس پر غصہ آ جاتا تھا اور اس سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اس کا ماتا دل پھر اس کے لیے بھی چین نہ لینے دیتا۔ پھوجان کو ہی آ جاتا وہ پھر راہ ہی دیکھتا رہا کہ وہ آئے گی تو سوری کروں گا۔ مگر کہاں اس نے تو پھر شکل ہی نہ دکھائی اب بھی سر نیہوڑائے بیٹھی تھی ابرو بھی چپ چاپ کھانا ٹونگتا رہا۔

اور کھانے کے بعد کوئی اپنے کمرے میں چلا گیا کوئی ٹی وی دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔ وہ چپکے سے پچھلے صحن میں نکل آئی۔

اپنے کمرے میں جانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی بلکہ جی ہی نہیں چاہ رہا تھا ابرو نے جس طرح اسے جانے کو کہا تھا سوچ کر دماغ کی رگیں تن گئیں اتنی ہتک کی سوچیں امر بیل کی طرح دل کی دیواروں سے لپٹی جا رہی تھیں۔ اس کے رونے نے آج ایک بار پھر بہت دکھی کیا تھا۔ آخر کیوں کرتے ہیں وہ ایسا وہ پھر اسی گتھی کے سرے ڈھونڈنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔

ابرو اسے باہر جاتے دیکھ چکا تھا پیچھے ہی چلا آیا۔ وہ سرسبز گھاس پر بڑے آرام سے پھسکڑا مارے بیٹھی تھی۔ جانے کن خیالوں میں گم گھاس نوچ نوچ کر پاس ہی اک ڈھیری اکٹھی کی ہوئی تھی۔

"دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا کیسے مزے سے بیٹھی ہو کوئی کیڑا کاٹ گیا تو۔" اس کا انداز نشست ہی ابرو کو غصہ دلا گیا۔

"تو کیا مر جاؤں گی۔" اس نے تڑخ کر سر اٹھایا۔

"نان سینس بہت شوق ہے تمہیں فضول بولنے کا یا عادت ہے تمہاری بس جو منہ میں آتا ہے بول رہی ہو اٹھو فوراً جلدی سے کھڑی ہو جاؤ۔"

"کیا اب گھر سے نکالیں گے؟" آج زرقم کا دماغ بھی کم خراب نہیں ہوا تھا اس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے الٹا سوال کر ڈالا وہ ایک لمحے کو تو چپ کا چپ ہی رہ گیا پھر کان پکڑ لیے۔

"سوری۔"

"ہونہہ اب سوری۔" وہ منہ پھیر کر چلی پھر دھیمی ساری کی اتری۔ ابرو دو قدم چل کر سامنے آ گیا۔

"ابھی بڑی ہو یار تم نے تو مزا کر سیری خبری سنی تک میں بیچاری ہوں پارہا۔ اچھا چلو میں خود ہی بتاتا ہوں تمہارے ہاتھوں کی بنی مزے دار سی چائے نے ہی میرا سر درد بھگا دیا تھا۔"

"میں نے ساتھ پین کلر بھی بھیجی تھی۔" زرقم نے جتایا ابرو کو ہی مجبور کر دیا۔

"ہاں اس سے بھی اچھا سو خفا نہ ہوا کرو۔ سچ نہیں بھی بھی کیا ہو جاتا ہے یونہی غصہ آ گیا تھا تم پر۔"

"کوئی نئی بات تو نہیں آپ کو کب غصہ نہیں آتا مجھ پر ہر وقت تنا رہتا ہے۔" وہ صد درجے خفا لگ رہی تھی ابرو ہنس دیا۔

"نہیں تم پر پیار بھی بہت آتا ہے مجھے کیا وہ سارے دن بھی بتاؤں۔"

"بالکل اچھے نہیں لگتے آپ یوں ہنستے ہوئے۔" وہ خوب چڑی اس الفت کے مظاہرے پر جبکہ ابرو یکدم سنجیدہ ہوا ایک لخت کیلی سی چبھی تھی دل میں وہی پھانس ہو بیٹھنے میں گزر کر رہ گئی تھی جو اچانک ہی اس قدر تکلیف کا باعث بنی کہ وہ بے حال ہو جاتا۔ اچھی بھلی پرسکون جھیل میں کوئی پتھر سا آ گرتا اور دائرے دور تک بنتے ہی چلے جاتے بے اطمینانی سی بے اطمینانی تھی زندگی کے حسن پر دھند سی چھائی تھی گویا۔

"یار سے دعوے میں تمہیں اچھا بھی لگتا ہوں یا نہیں سچ بتانا آر یار۔" اس نے پل صراط پر قدم رکھ ہی دیا۔

"اگر نہ بتاؤں تو۔"

"اف۔" ایک تو اس کی تو والی عادت ابرو نے رج کے اسے گھورا۔

"اس وقت تو بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔ جب مرضی ہوتی ہے عرش پر بٹھا دیتے ہیں جب دل کرتا ہے فرش پر پٹخ دیتے ہیں۔ کیوں کرتے ہیں اس طرح میرے ساتھ۔" وہ رو دینے کو تھی۔

"کیا سے بات غصہ آ جاتا ہے تم پر۔" ابرو کو اندازہ تو تھا وہ خوب ہرٹ ہوئی ہے۔ لیکن جتنا ہرٹ وہ ہوا تھا اس درد کا کیا کرتا۔

"اچھا اگر ایک بات پوچھوں تو کیا سچ بتاؤ گی۔" زری سے اس کا ہاتھ تھاما گورے چٹے ہاتھ اور بازو پر لگی مہندی اچھا خاصا رنگ پکڑ چکی تھی۔ وہ اگلی بات کہنا بھول گیا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ اب کیا دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت تو خوشبو بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔" زرقم کو بھی بدلہ چکانے کا موقع مل گیا۔ جھٹکے سے ہاتھ کھینچا۔ مگر ادھر گرفت مضبوط تھی۔

"اب برداشت ہو رہی ہے اور یہ مہندی تو لائٹ اب بہت اچھے لگ رہے ہیں تمہارے ہاتھ۔" قبل اس کے کہ وہ سچ مسکتی ہتھیلی پر محبت کی مہر لگاتا جیب میں رکھا موبائل کتنا اٹھا برا سا منہ بناتے اس نے ہاتھ چھوڑا۔ زرقم نے ہنسی چھپانے کو منہ پھیر لیا۔ فون شنگل آپا کا تھا سلام دعا کے بعد انہوں نے زرقم کی بابت دریافت کیا تو ابرو نے سیل اس کی جانب بڑھا دیا اور یہ گفتگو جانے کب ختم ہوئی ہے کچھ اندازہ نہ تھا نے یہ کار آمد اچھا بھی اتنی بری نہ لگی تھی جتنی کہ اس پل۔

کیا کے ساتھ ہنس ہنس کر گپیں لگاتی زرقم کو وہیں چھوڑ کر وہ اندر کو چل دیا پھانس وہیں کی وہیں ٹیس دے رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

کہیں دور مدھر ساز بجتا جا رہا تھا۔ دھیما دھیما سا مسلسل اک آواز ترنے پھر کچھ تیز اور تیز آواز کانوں میں گھستی چلی آ رہی تھی ابرو کی آنکھ جھٹکے سے کھلی سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل سروحن رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھالیا۔ Carrat bhi روشن اسکرین پر لکھا تھا ابرو نے پلکیں جھپک جھپک کر پھر پڑھا کہ شاید وہ غلط پڑھ گیا ہے۔ بھلا یہ کیا ماجرا ہوا اتنی دیر میں ساز بند ہو گیا۔ سیل زرقم کا تھا اور وہ خود جانے کہاں تھی ابرو کمبل پرے کر کے بیڈ سے اترا۔

"زری۔ زرقم۔" اسے پکارتا شاید وہ کچن تک آیا۔ محترمہ خاصی مصروف پائی گئیں ناشتے کی تیاری میں۔

"تم یہاں ہو اور ادھر تمہارے فون نے سونا محال کر دیا تھا۔" ابرو نے موبائل کاؤنٹر پر پٹخا۔

"ارے کیرٹ کی کال تو سن لیتے نا۔ آپ میرے پاس لے آئے ہیں حد کرتے ہیں۔" زرقم نے سارے کام چھوڑ کر لپک کر پکڑا جلدی جلدی ہاتھ صاف کرتے ہوئے۔

"میں کیوں سن لیتا جانے کون شخصیت ہیں؟"

"ارے کیرٹ کو نہیں جانتے شاندانہ بھابھی اور کون۔" ہاتھ صاف ہو چکے تھے اس نے سیل اٹھایا۔

"شاندانہ بھابھی تو ان کا نمبر کیرٹ کے نام سے کیوں سیو کیا ہوا ہے؟" ابرو کو اچنبھا ہوا پاس کھڑی شہلا ہنس دی اتنے دنوں میں زرقم کی اس بے ضرر سی عادت سے وہ بھی واقف ہو چکی تھی اور اکثر خوب انجوائے بھی کرتی تھی اس نے ہی ابرو کو کیرٹ کے پس منظر سے آگاہ کیا۔

"اچھا تو یہ کرتی ہیں بیگم صاحبہ کے کسی میرا بھی تو

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK
WWW.PAKISTAN.WEB.PK

کوئی نام نہیں رکھا ہوا۔" اسے اپنی فکر پڑ گئی شہنائے کتنے لمحے ہو چکے ہیں۔

"کیرٹ اور پاپی نے ایک چھوٹی سی برتھ ڈے پارٹی ارینج کی ہے۔ آج شام۔ ہم سب انوائیٹڈ ہیں۔ ماشاء اللہ چیکو لینڈ چیری ایک سال کے ہو گئے۔ دن گزرتے پتا ہی نہیں چلتا۔ آج کتنے دنوں بعد دیکھوں گی۔" وہ اپنی ہی خوشی میں مگن بولتی جا رہی تھی۔ باقی سب باتیں تو ٹھیک تھیں، پاپی پر آکر اٹک گیا۔

"پاپی! یہ کون شخصیت ہیں؟" اس کی حیرت سوا تھی۔

"ارے پاپی یعنی معیز بھائی۔" زرقم نے ہنستے ہوئے اس کی الجھن رفع کی۔

"او گاڈ۔ معیز کو بھی نہیں بخشا تم نے۔ بڑا بھائی ہے تمہارا۔ قیم تن یو اور جناب نے میرا بھی کوئی نام ضرور رکھا ہو گا وہ بھی بتا دیں۔" ان نئے انکشافات نے تو اسے حیران ہی کر دیا تھا۔ کاؤنٹر پر رکھی باسکٹ میں سے چن کر ایک سرخ صحت مند سا سیب نکالتے وہ زرقم سے پوچھ رہا تھا جو اسی مگن انداز میں اک لمحے کا توقف کیے بغیر بولی۔

"ہاں نا ایپل۔"

"کیا مطلب؟" ایزد نے بھنویں اچکائیں۔

"وہ... آئی مین ایپل گڈ فار ہیلتھ۔ ڈاکٹرز کہتے ہیں نا صبح صبح ضرور کھانا چاہیے۔" بمشکل ہنسی ضبط کرتی وہ بے ربط سی وضاحت دینے لگی۔

"دیکھ لینا اگر میرا بھی کوئی الٹا سیدھا نام رکھا ہو گا تم نے تو پیٹ لوں گا۔" وہ شرٹ پر سیب رگڑ کر دھمکاتا باہر نکل گیا۔ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مارتیں زور سے ہنس پڑیں۔ مگر اگلے ہی پل وہی ہاتھ منہ پر رکھنا پڑا۔ ایزد پھر پلٹ آیا تھا۔

"ناشتے کے بعد تیار ہو جانا۔ مارکیٹ چلیں گے لٹل کڈز کے لیے گفٹس بھی تو لینے ہیں نا۔"

"او واقعی۔" زرقم کو تو ابھی تک ایسا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ ایزد کا کہنا اسے بہت اچھا لگا اس لیے بے ساختگی اور جوش سے بولی۔

"آپ کتنے اچھے ہیں ایزد۔"

"ہوں بہت اچھا ہوں اسی لیے تو..." وہ کچھ کہتے کہتے رکا اور اسے سر تا پا دیکھا۔ سر جھٹک کر باہر چلا گیا۔ زرقم تو نہ اس کی نظروں کی سمجھ آئی تھی اور نہ ادھورے جملے کی۔ سو اپنی سابقہ مصروفیت میں گم ہو گئی۔

☼ ☼ ☼

لاؤنج مہکتے پھولوں، چمکتی لڑیوں اور رنگ برنگے غباروں سے بڑی خوب صورتی سے سجایا گیا تھا۔ معیز اور شانزہ آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے تحائف وصول کرتے بڑے مسرور نظر آ رہے تھے۔

پھولے پھولے سفید گھیر دار فراک میں ننھی سی چڑیا ادھر سے ادھر لڑھکتی پھر رہی تھی۔ نیا نیا چلنا سیکھا تھا۔ ہر تیسرے قدم پر وہ زمین بوس ہو جاتی اور اسے سنبھلنے کی بجائے کلکاری لگاتی۔ لال کی منی سی شیروانی اور سفید پاجامے میں ملبوس چیکو کا حال بھی مختلف نہ تھا۔ ہر اگلے منٹ میں وہ بھی کسی نہ کسی میں اڑا پھنسا ملتا۔ دونوں ہی سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

زرقم پیچھے پیچھے ان کی پیاری پیاری حرکتوں کو اپنے ہینڈی کیم میں مقید کر رہی تھی اور یونہی گھومتے گھماتے اس نے دیکھا۔

کیرٹ منیبہ پھوپھو سے مل رہی تھیں۔ جن کے دائیں طرف ریڈش کھڑی تھی اپنے اسی پلازو اور غرور اسٹائل کے ساتھ۔ ان کی فیملی کا ایک دلچسپ کریکٹر تھی۔ منیبہ پھوپھو کی اکلوتی اولاد جس کا اصل نام تو مانو تھا لیکن جو اپنے انداز و حرکات کے باعث زرقم سے ریڈش کا ٹائٹل حاصل کر چکی تھی۔ پھوپھو اب پاپی کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔

کیرٹ نے ریڈش کا حال احوال لینا چاہا تھا جس نے ان کی کسی بات کا جواب دینا کسرِ شان سمجھتے ہوئے مناسب نہ سمجھا۔ آج تو حد ہو گئی پاپی کے ہیلو ہائے کو بھی غیر ضروری جانا تھا اس نے حالانکہ کبھی وہ بھی دن

تھے جب وہ خود بڑھ بڑھ کر انہیں ہیلو کہا کرتی تھی۔ زرقم کو ہنسی آ گئی۔ بے چاری کیرٹ ان کی تو شکل بھی کافی بے چاری سی ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا کیرٹ لگتا ہے آپ سے ٹھیک طرح سے ملی نہیں آپ کی نند۔" زرقم نے ہنستے ہوئے انہیں چھیڑا۔

"ہونہہ نند۔ دفع دور ایسی نند سے اللہ بچائے اور تمہارے بڑے دانت نکل رہے ہیں۔ وہ دن بھول گئیں جب وہ تمہیں اپنی نند بنانا چاہتی تھی۔" ان کی تو جیسے دکھتی رگ پر ہاتھ پڑا تھا۔ دونوں بہن بھائی بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ بنانا چاہتی تھی میں بنی تو نہیں نا اور اس بات کا کریڈٹ بھی مجھے جاتا ہے ورنہ تو شاید..." اس نے کنکھیوں سے پاپی کو دیکھا جو اس کے معنی خیز شاید پر اسے گھور رہے تھے۔ وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتی شانزہ کی طرف مڑی۔

"اچھا اب خوامخواہ فضول باتوں پر اپنا خون نہ کھولائیں۔ میرے خیال میں سب ہی مہمان آ چکے ہیں۔ بہتر ہے اب کیک کٹ کیا جائے کیوں پاپی؟" اس نے معیز سے رائے چاہی۔

"لیں تک ورکے کہاں ہیں؟ پکڑو انہیں اور ایزد کہاں ہے بلاؤ اسے بھی۔" معیز آگے چل پڑے پیچھے وہ دونوں۔

کیک کٹ چکا تھا۔ وہ اپنی اور ایزد کی پلیٹ لیے ٹیرس پر چلی آئی۔ کھانا بھی شور ہنگامے سے الگ پرسکون جگہ پر بیٹھنے کا خیال ہی بڑا مسرور کن تھا مگر یہ دیکھ کر تو حلق تک کڑوا ہو گیا۔ ایزد کے علاوہ وہاں ریڈش بی بی بھی موجود تھیں اور ریلنگ پر کہنی ٹکائے بڑی ادا سے ہتھیلی پر تھوڑی رکھے اس سے ہم کلام پوری طرح ایزد کا انٹرویو کرنے میں گم تھی۔ جس کی شکل بتا رہی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی جواب دینے پر مجبور ہے۔

"ایزد پہلے کچھ کھا لیں پھر باتیں کرتے رہیے گا۔" آخر اسے اپنی موجودگی کا احساس دلانا ہی پڑا۔

"آپ بھی کچھ لیجیے نا۔" وہ تو کسی بھی طرح سے میزبانی نبھانے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہی تھی ایزد کو ہی مروت برتنا پڑی۔

"او نو تھینکس۔ میں بیکری میڈ اسنیکس نہیں کھاتی۔ آئی ڈونٹ لائک اٹ۔" اس نے ناک چڑھا کر کیک پیٹیز چکن رولز اور براؤنیز سے سجی ٹرے کو دیکھا۔

"اچھا پھر کولڈ ڈرنک ہی لے لیں۔" ایزد نے مزید تکلف نبھایا۔

"نو میں صرف فریش جوس لیتی ہوں۔" اس نے اپنے تازہ تازہ کٹ کروائے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

"او تو پھر کیا کھائیں گی آپ۔" ایزد کو فکر پڑ گئی۔

"ہونہہ اس لڑکی کی ادائیں اور خوامخواہ کے نخرے۔" زرقم کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"زری ان کے لیے فریش جوس منگواؤ۔" وہ اسے کہہ رہا تھا۔

"ارے نہیں نہیں رہنے دیں اور تم بتاؤ زرقم کیا کر رہی ہو آج کل؟" بالآخر اس کی جانب نظر کرم ہو ہی گئی۔

"کچھ خاص نہیں۔" وہ اس سے زیادہ اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ تھی۔

"شادی کے بعد زندگی میں آنے والا چینج کیسا لگا تمہیں؟" انٹرویو کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا گو کہ اس کے سوالات کے جواب دینے میں اسے کوئی دلچسپی نہ تھی مگر بحالت مجبوری جواب دینے تو تھے۔

"سسرال والے کیسے ہیں؟" اگلا سوال۔

"سب ہی بہت اچھے۔"

"ایزد صاحب کیسے ہیں ان کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟"

"بہت اچھے ہیں۔ بہت خوب صورت زندگی گزر رہی ہے ان کے ساتھ۔" یہ جواب بھی اس نے پوری توجہ سے ایزد پر مسکراتی نگاہ ڈالتے ہوئے دیا اور ایزد بھی اس سوال پر بڑے غور سے اسے دیکھنے لگا۔ جیسے اس کے چہرے اور لہجے سے کوئی کھوج لگانا چاہتا ہو۔ جبکہ زرقم اس کے انداز سے حیران ہوئی تو مانو نے بھی یوں

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

بھنوئیں اور کندھے اچکائے جیسے اس کے بیان پر یقین نہ آیا ہو۔

"ویل تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔ اچھی بات ہے تمہاری اپنے میاں کے ساتھ انڈر اسٹینڈنگ ہو گئی۔ تم ابریز کے ساتھ خوش ہو اور مجھے لگتا ہے کہ اس میں زیادہ تر ہاتھ ابریز کا ہی ہے ورنہ تم نے تو۔" وہ اک لمحے کو چپ ہوئی۔

"تم نے تو ابریز کے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔" ذرا سا اداکاری وقفہ دینے کے بعد وہ زمانے بھر کی معصومیت چہرے پر سجائے کہہ رہی تھی۔

اوف یہ لڑکی اور اس کا انداز۔ زرقم نے بمشکل خود پر قابو پایا ورنہ تو جی میں آئی کہ کچھ بھی اٹھا کر اس کے سر پہ دے مارے۔ یہ لڑکی کہیں موجود ہو اور وہاں ماحول خوشگوار رہے نا ممکن جہاں وہ ہو اور کوئی فساد بپا نہ ہو ایسا کبھی ہوا نہ تھا رنگ میں بھنگ ڈالنا تو کوئی اس حسین بلا سے سیکھتا۔ ابریز کا رنگ اس کی بات سے اڑا تھا زرقم کا چہرہ بھی پل بھر کو متغیر ہو گیا مگر جلد ہی اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"میں تمہارے لیے فریش جوس منگواتی ہوں اور کیا لو گی تم؟" اس کے بے کار سوالوں کے جواب دینا ایسا بھی ضروری نہ تھا۔ اس نے الٹا اسی سے بستر چاہا اور کچھ جتاتی نظروں سے ابریز کو دیکھتے ہنس پڑی۔

"نہیں رہنے دو تم مجھے بھی دیکھوں گھما کدھر ہیں پھر جانا بھی ہے۔" اس کا مقصد پورا ہو چکا تھا جس میں چنگاری ڈال دی تھی اب جو بھی تماشا ہو اس کی بلا سے مزید بیٹھنا فضول تھا کمال اطمینان سے اٹھ کر وہ پیچھے کو چل دی۔

"ہنہہ فضول فسادن 'چڑیل'۔" اسے جاتا دیکھتی زرقم بڑبڑائے گئی اس نے پھر سر جھٹک کر اپنے سامنے دھرے لیپ ٹاپ سے انصاف شروع کر دیا۔ ابریز کسی خیال میں گم تھا۔

"کیا ہوا؟ آپ کس سوچ میں پڑ گئے کھا نہیں رہے نا۔" کوک کا بڑا سا گھونٹ لیتے اس نے ابریز کا چہرہ دیکھا تو غیر معمولی احساس ہوا۔ وہ اس پر نگاہ جمائے جیسے کسی گمان میں تھا۔

"ہوں، نہیں تم کھاؤ اتنے سکون سے تم ہی کھا سکتی ہو میرا اطمینان تو کوئی ماہ ہوئے رخصت ہو چکا ہے اور مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے میں جا رہا ہوں تم معیز سے کہنا تمہیں ڈراپ کر دے۔" وہ یک لخت اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب! کیا کہہ رہے ہیں آپ کیسا ضروری کام؟ یہاں آتے ہوئے تو آپ نے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا۔" وہ بھی کھانا بھول گئی۔

"اب تم سے ہر بات ڈسکس کرنا بھی ضروری نہیں ہے کیا تم نے آج تک مجھ سے اپنی ہر بات شیئر کی؟" زرقم کی پوری کھلی آنکھوں میں جھانکتے ملامت کرتے لہجے میں استفسار کیا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا اس بات سے؟" زرقم بھونچکا رہ گئی۔

"ضروری نہیں کہ ہر بات کا واضح مطلب بتایا جائے کئی باتوں کا مطلب از خود سمجھنا پڑتا ہے۔ میں بھی سمجھتا ہوں تم بھی سمجھو۔" جیب ٹٹولتے ہوئے اس نے موبائل اور گاڑی کی چابی کا یقین کیا اور جانے کو تیار ہو گیا۔ وہ اس کے لہجے و الفاظ پر ہکا بکا دیکھ رہی تھی۔ اس نے قدم بڑھائے زرقم کا سکتہ ٹوٹا۔

"ارے۔ ابریز پلیز کیا ہوا ہے؟ یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں آپ اور آپ کہیں نہیں جائیں گے آپ کا موڈ کیوں آف ہو گیا ہے ایک دم سے مجھے بتائیں؟" وہ لپک کر راہ میں آئی بازو سے پکڑ کر روکا۔

"اوہ تو اب میں اپنے منہ سے بتاؤں! کیا تم واقعی اتنی نا سمجھ ہو۔" وہ تو گویا تپے چبا رہا تھا۔ خوب صورت نقوش تن سے گئے گلابی رنگت تمتما کر پکے لال سیب جیسی ہونے کو تھی اور سبز زمردی آنکھیں۔ اف آنکھیں تو یوں انگارے مار رہی تھیں کہ ایک پل سے زیادہ وہ ان میں دیکھ ہی نہ سکی اور کہیں کچھ کھٹکا ہوا اسے سمجھ آ گئی۔

"اوہ مائی گاڈ! آپ ریڈش کی بکواس پر تو خفا نہیں اس کی تو عادت ہے بے کار بولنے کی بہت ہی فضول لڑکی ہے آپ یونہی ناراض ہو رہے ہیں۔"

"یونہی!" ابریز نے اس کا چہرہ دیکھا۔ کتنی معصومیت تھی اور شاید وہ اسی معصومیت کے ہاتھوں دھوکا کھاتا رہا تھا مگر اب نہیں۔

"ہاں تم تو ایسا ہی کہو گی۔ اکثر سچ بولنے والوں کی باتوں کو لوگ بکواس اور بے کار گردانتے ہیں تم اس کی ٹوپی گھما سکتی ہو۔ میری نہیں لیکن شاید تم نے تو میری ٹوپی گھما رکھی ہے۔ میں ہی بے وقوف ہوں جو تم پر اعتبار کیے رہا تمہاری اس کزن نے تو یہ بات مجھے ہماری شادی کے دوسرے روز بتا دی تھی اور تب سے اس آگ میں جھلس رہا ہوں میں زبردستی مجھ سے شادی پر مجبور ہوئی تھیں تم۔ بتاؤ کیا وجہ تھی۔ اس کے پیچھے۔" اس کا صبر بھی ترخ گیا آخر کار پھٹ ہی پڑا۔

زرقم ششدر رہ گئی کچھ دیر تو اس سے بولا ہی نہ گیا پھر خود کو سنبھالا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ! کیا بتایا تھا ریڈش نے آپ کو؟"

"پلیز زرقم ڈونٹ ٹیز می اس وقت بات کرنے کے موڈ میں قطعی نہیں۔" وہ سخت اکتایا ہوا تھا ہاتھ جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

"نہیں۔ میں تنگ کر رہی ہوں آپ کو۔ آپ کہیے کیا بات ہے۔ آپ کے دل میں کھل کر کیوں نہیں کہتے۔ کیا بتایا تھا اس نے آپ کو کہ میں نے شادی سے انکار کر دیا تھا۔" ابریز یوں ہنسا جیسے اپنا مذاق اڑا رہا ہو۔

"آپ کو یہ بات اس نے ہماری شادی کے دوسرے دن بتائی۔ او میرے اللہ! اور آپ نے بھی مجھ سے اس بابت کچھ پوچھا ہی نہیں یعنی آپ مجھ سے بدگمان ہیں آئے۔ آپ مجھ پر شک کرتے رہے۔" زرقم کا صدمے کے مارے برا حال تھا۔ ابریز نے یوں کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو۔ "یقیناً"

اور اس کے انداز پر وہ جڑ سے اکھڑے درخت کی طرح پوری کی پوری ڈھے گئی۔ دل کسی اتھاہ گہرائی میں اترا جا رہا تھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ ابریز کا چہرہ دیکھے گئی۔

وہ چہرہ جو اسے ساری دنیا میں بہت عزیز تھا اور وہ آنکھیں وہ دلاویز آنکھیں جن میں اس کا دل دھڑکتا تھا۔ اسے لگا اس کا دل کوئی چٹکیوں سے مسل رہا ہے۔ کئی مہینوں سے وہ ابریز کے ساتھ تھی تو کیا بغیر اعتبار و یقین کے کھوکھلا ساتھ اور یہ اس کے جذبوں اور محبت کے منہ پر زوردار طمانچہ تھا گویا ابریز کی کھوئی محبت ملتی رہی تھی اسے، جس میں غرض کا برادہ آپ ہی آپ بھرتا جا رہا ہے۔ یعنی وہ یک طرفہ محبت پر نازاں ہوئی بیٹھی تھی۔

"اوف۔" وہ سر پکڑے بیٹھی تھی۔ ماہ نور کی فتنہ انگیزی نے اتنا دکھ نہیں پہنچایا تھا جتنا کہ ابریز کے انداز و رویے نے۔

"جانے کیا کیا نہ سوچ لیا ہو گا میرے بارے میں جانے کیسی کیسی کہانیاں کیسے کیسے مفروضے۔ اوف۔" یہ خیال ہی روح فرسا تھا جھٹکے سے سر اٹھایا وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اجنبی بنا کھڑا تھا۔

"ایک یکسر انجان لڑکی کی بات پر آپ نے آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا کیا ایسا ہی رشتہ تھا آپ کا اور میرا جو اس نے کہا آپ نے سچ مان لیا اتنے مہینوں سے یہ بات آپ دل میں لیے پھر رہے ہیں۔ کیا کیا نہ کہانیاں گھڑی ہوں گی آپ کے بدگمان ذہن نے حقیقت کیا ہے؟ اصل سچائی کیا ہے؟ آپ نے جاننے کی پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی اب بھی ناراض ہو رہے ہیں۔ جیسا آپ سمجھتے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے ابریز پلیز بلیو می۔"

"تو پھر کیسا ہے؟ سمجھاؤ نا مجھے؟ اگر وہ لڑکی جھوٹی ہوتی تو یہ بات دوبارہ نہ کرتی اور وہ بھی تمہارے سامنے تمہاری فرسٹ کزن ہے قریبی رشتہ ہے تم سے کچھ تو سچائی ہو گی آخر۔" ابریز واقعتاً بے اعتبار بدگمان ہو چکا تھا کتنے عرصے سے ناسور پل رہا تھا کچھ نہ کچھ زہر پھیلا ہی تھا وہ بات جو کئی بار نوک زبان پر آتے آتے لبوں تلے کچلی گئی تھی وہ یوں اچانک آشکار ہوئی تو اسے بھی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا۔

"کیا بات ہے، کیا ہوا ہے؟" شاندانہ ننھے چیکو کے

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK
WWW.PAKISTAN.WEB.PK

پیچھے پیچھے ادھر آئی تھیں ایزد کو یوں بولتے دیکھا تو بے اختیار پوچھنے لگیں۔ دونوں کے چہرے بتا رہے تھے آثار اچھے نہیں زرقم کے آنسو تو پہلے ہی باڑھ پھلانگنے کو تیار کھڑے تھے اک ہمدرد کو دیکھا تو ٹپ ٹپ کرتے باہر آگئے۔ ایزد نے رخ ہی پھیر لیا۔

"زرقم کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو میری جان کچھ بتاؤ تو سہی۔" بے حد پریشان ہوتے انہوں نے اسے گلے لگالیا۔

"ہوا کیا ہے؟ ایزد آپ ہی کچھ بولیں۔" وہ اس کی جانب مڑیں اور ایزد بجائے جواب دینے کے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے اٹھتا چلا گیا زرقم کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی۔

☼ ☼ ☼

ایک تو دبئی کے آزاد ماحول میں پرورش پانا دوسرے منیبہ پھوپھو کے اکلوتی اور نظر کے بے جا لاڈ اٹھانا ان عوامل نے اسے ٹھیک ٹھاک خود پسند اور خود سر کردیا تھا۔ منہ پھٹ اور بدتمیز تو وہ تھی ہی مغرور مزاج بھی ہو گئی تھی اور اپنی ان ہی تمام خصوصیات کے باعث اکثر ہی کسی نہ کسی سے جھگڑا مول لیے رکھتی۔ اس کی وجہ سے آئے دن کسی نہ کسی نئی آفت کا سامنا کر کے پھوپھا تنگ آچکے تھے انہوں نے اسے پھوپھو سمیت پاکستان بھجوا دیا۔

ان کا تو خیال ہوگا کہ وہاں جا کر وہ سدھر جائے گی مگر وہ سدھرتی تو کیا خاک وہاں تو پھر باپ کا کوئی ڈر ہوتا ہو گا۔ یہاں وہ ہر فکر سے آزاد ہو گئی۔ ماں سمیت کسی بڑے کو بھی وہ خاطر میں لاتی نہ تھی۔

ننھیال آکر اسے بہت مزا آیا یہاں سب ہی لڑکیاں اس کے الٹرا اسٹائل سے مرعوب اس سے دب کر رہتیں وہ جب بھی ادھر آتی خوب ہی بھر کے ان سب میں مین میخ نکالتی۔

"یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ کپڑا کتنا ڈف سا ہے۔ تم لوگوں کو تو کسی بات کا طریقہ ہی نہیں فیشن کیا ہے۔ اسٹائل کس چڑیا کا نام ہے تم لوگ کیا جانو۔ بس جو تھیلا اچنبہ ملتا ہے پہن لیتی ہو مجھے دیکھو میں نے صرف یہ ٹاپ ہی دس ہزار میں پرچیز کیا ہے اور ٹراؤزر کی قیمت الگ۔" وہ ناک چڑھا کر ان کے نقص اور اپنے خواص بتاتی۔

زرقم کو اس کی یہی ادائیں ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں ساری لڑکیوں میں ایک وہی تھی جو اس کی لن ترانیوں سے خوامخواہ کے کمپلیکس میں مبتلا نہ ہوتی۔ دونوں کی آپس میں کبھی نہ بنی تھی اس کی کھلم کھلا ناپسندیدگی کے باوجود منیبہ ہر دوسرے دن ان کے ہاں آدھمکتی زرقم کو نا چاہتے ہوئے بھی حق میزبانی ادا کرنا پڑتا کہ نہ کرنے کی صورت میں امی "بابا" کی جھاڑیں کھانا پڑتیں اور کرنے کی صورت میں لیڈی بی بی کے نخرے اٹھانا پڑتے وہ بکری سیڈ چیزیں نہیں کھاتی تھی سو ہاتھوں سے بنا کر خدمت میں پیش کرنا پڑتیں اور جتنی دیر وہ کچن میں کھپتی محترمہ معیز سے گپیں لگاتی پائی جاتیں۔

شطرنج کی یہ چال سب سے پہلے زرقم نے ہی سمجھی تھی یقیناً وہ دن دور نہ تھا جب معیز اس کی کس طرح دار اداؤں کے اسیر ہو جاتے جبھی اس کی اشتعالی توجہ اس مسئلے کی جانب ہوئی۔

گھر کا ایک اکلوتا تاثر جو گر ایسی مخول ماری لڑکی کے لیے بندھ گیا تو سمجھو گھر کا شیرازہ ہی بکھر گیا۔ بات اس کی سمجھ میں آگئی۔ اس لیے تو انہوں نے آنا فاناً آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اپنی پیاری بھتیجی شاندانہ کا ہاتھ معیز کے لیے مانگ آئیں۔

سارے کا سارا خاندان اس اچانک فیصلے پر حق دق کیونکہ ماں کا جھکاؤ کس طرف ہے سب ہی دیکھ رہے تھے اور یہی رائے عامہ تھی کہ معیز کی قسمت کا ستارہ وہی ہوگی مگر۔ ستارہ چمکنے سے پہلے ہی بجھ گیا۔ پھول کھلنے سے پہلے ہی مرجھا گئے۔ بدلیاں بن برسے ہی کسی اور دیس کو نکل گئیں۔ معیز نے تو خوشی خوشی اس فیصلے پر سر خم کر دیا۔

شور تو ماما نے بھی نہ کیا وہ بھی چپ کر گئی لیکن وہ ان لوگوں میں سے ہرگز نہیں تھی جن کی خواہشوں کا ہرا بھرا جنگل سوکھ کر جھاڑیوں میں بدل جائے تو وہ اس سے دامن بچا کر رہتے ہیں۔ بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھی جو وہی کانٹے جھولی میں بھر لیتے ہیں اور تاک میں رہتے ہیں کہ کب اور کہاں انہیں بچھایا جائے گا۔

معیز کی تعلیم مکمل ہوتے ہی امی نے ان کے برسر روزگار ہونے کا انتظار بھی نہ کیا اور شاندانہ کو دلہن بنا کر گھر لے آئیں۔ منیبہ جس نے آنا جانا تقریباً موقوف کر دیا تھا پھر سے آنے لگی اور اب اس کے نشانے پر بے چاری شاندانہ ہوتیں۔

جن کے پہناوے سے لے کر سلیقہ شعاری تک سب ہی اسے قابل تضحیک لگتا۔ خود کو انڈا ابالنا تک نہیں آتا تھا ان کے پکائے گئے کھانوں کیے گئے کاموں میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر نقص نکالتی اور وہ بھی خاص طور پر اس وقت جب کوئی نہ کوئی چاچی، تائی وہاں موجود ہوتیں۔ یوں انہیں خاندان بھر میں پھوہڑ مشہور کروا دیا۔

شاندانہ اس کی طنز بازیوں سے تنگ آگئی تھیں مگر کیا کرتیں وہ بابا کی لاڈلی بھانجی تھی یا ہاتھ پکڑ کر گھر سے تو نکالنے سے رہیں۔ زرقم اس کی فطرت کو سمجھ ہی گئی تھی۔ اب تو معیز بھی جانتے تھے اور ان کی تسلیاں تھیں کہ شاندانہ اس کا ہر اٹھا وار سہتی گئیں۔ زرقم کی بات طے ہوگئی۔ منیبہ پھوپھو مبارک باد دینے آئیں تو وہ بھی ادھر ہی تھیں۔ سعدیہ چچی اور فرحت تائی پہلے ہی ان کے پاس بیٹھی تھیں۔ امی بہت خوش خوش تمام تفصیلات بتا رہی تھیں۔ بہت نرالی اور نخیلی لے آئیں۔ جھٹ ہی چمچہ اور چچی کو اٹھائے زرقم بھی تھی۔ پھوپھو "تیکھی" ماں نے اسے پیار دیتے اچھے نصیب کی بہت سی دعائیں بھی دیں۔

جھینی جھینی سی مسکراہٹ کھلا کھلا چہرہ خوشی اس کے ہر انداز سے عیاں تھی۔ وہ کتنی دلکش لگ رہی تھی اور خوشیاں کیسے روپ نکھار دیتی ہیں اسے دیکھ کر کوئی اندازہ ہوا۔ وہ اس کے برابر والے صوفے پر جا بیٹھی۔ شاندانہ سب کو چائے سرو کر رہی تھیں۔

"تو معیز کا دوست ہے نا۔" آپ تھا ہے اس نے۔۔۔ روشن اس کی جانب پھیرا ابھی زرقم کوئی جواب بھی نہ دے پائی تھی کہ اس نے اگلی بات کی۔

"ایزد کافی عرصے سے گھر بھی آ رہا ہے تم دونوں کی تو ٹھیک ٹھاک انڈر اسٹینڈنگ ہو گئی ہوگی۔" الفاظ تھے کہ دھماکہ زرقم کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا اس کے جملے کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ شاندانہ الگ حیران۔

"کب سے چل رہا تھا یہ سلسلہ تم تو بڑی چھپی رستم نکلیں کسی کو بھی ہوا نہ لگنے دی۔ اظہار پہلے اس کی طرف سے ہوا تھا یا تمہاری طرف سے۔" وہ تاک تاک کر تیر چلا رہی تھی۔ سعدیہ چچی اور فرحت تائی بھی یکدم متوجہ ہو گئیں جیسے دور کی کوڑی وہ لائی تھی وہاں تک تو ان کے ذہن رسا بھی نہ گئے تھے۔ انہوں نے تصور میں اس کا کاندھا تھپکا دونوں کا اشتیاق قابل دید تھا۔

"شٹ اپ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہمارے درمیان" زرقم کو آگ ہی تو لگ گئی اس کی عامیانہ گفتگو سے پل میں ساری خوشی کافور ہو گئی۔

یہ سچ تھا کہ ایزد اسے اچھا لگتا تھا اور یقیناً وہ بھی اسے پسند کرتا تھا۔ مگر نہ آج تک اس نے کچھ کہنے کی جرأت کی تھی اور نہ ہی وہ ایسا سوچ پائی تھی کیونکہ جس ماحول میں اس کی تربیت ہوئی تھی وہاں ایسا کوئی تصور ہی محال تھا امی بابا نے ہمیشہ کھلایا سونے کا نوالہ مگر دیکھا شیر کی آنکھ سے تھا۔

"اوہو اب تم مانو نہ مانو الگ بات ہے ورنہ کوئی بھی اپنی آنکھ کا اندھا نہیں ہوتا اس نے یونہی تو رشتہ نہیں بھیج دیا نا۔۔۔ ارے بھئی اگر ایسی کوئی بات ہے بھی تو ہمیں کیا میں تو یونہی پوچھ رہی تھی کیوں سعدیہ مامی۔" نہایت ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے اس نے چچی کو بھی شامل گفتگو کیا جنہوں نے زور و شور سے سر ہلایا۔

"ایسا ہرگز بھی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو۔ ایزد گھر آتا جاتا بھی ہے تو صرف ڈرائنگ روم کی حد تک گھر کے اندرونی حصے میں وہ کبھی نہیں گیا اور زرقم کے تو رشتے اور بھی آئے تھے مگر ہم سب نے یہی فیصلہ کیا کہ کسی اور کو چھاننے پھٹکنے سے اچھا جو دیکھا بھالا

WWW.READERS.PK
پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش
WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

ہے ای کو بستر پر چلا جائے آپ کو تو پتا ہے آج کل کے دور میں لوگوں نے خود پر سو طرح کے پردے ڈالے ہوتے ہیں کوئی اندر سے کیسا ہے علم ہی نہیں ہو پاتا اور ویسے بھی زرقم بے چاری تو ابھی راضی ہی نہیں تھی یہ تو کسی بھی طرح ان کے نہیں دے رہی تھی۔ ممّا پاپا اور معیز انہوں نے اس کی ایک نہیں سنی اور اپنی مرضی سے ہاں کروا لی ہے اور اب ایک ماہ بعد شادی تم اپنا کیوں نہیں کرتیں ماننہ کہ ہمارے پاس آ جاؤ تمہاری چوائس بہت عمدہ ہے زرقم کے لیے تمام شاپنگ تم ہی کرو ہمارے ساتھ۔" شاہدانہ نے کچھ سچ کچھ جھوٹ کی آمیزش سے بات صاف کی اور موضوع بھی بدل ڈالا بات آئی گئی ہو گئی۔ مگر یہ صرف ان کی خام خیالی تھی۔ بات تو بہت دور تک گئی تھی یہ تو انہیں اب معلوم ہوا۔

مانہ جیسی کینہ پرور لڑکی نے جانے کیسی کیسی دشمنیاں پال رکھی تھیں اور نجانے کون کون سے بدلے لینے ڈالے تھے۔ صرف زرقم ہی غم سے نڈھال نہیں تھی۔ شاہدانہ بھی حالت افسوس میں تھیں۔

☼ ☼ ☼

پاپا کسی دوست کے ہاں ڈنر میں جا رہے تھے۔ کیرٹ بھی ساتھ تھیں چیکو اور چیری کو اس نے اپنے پاس رکھ لیا اور یہ تو بہت بعد میں خبر ہوئی کہ یہ کیا کر لیا۔ کیونکہ اب وہ چند ماہ قبل والے چیکو اور چیری نہیں رہے تھے جتنی دیر میں اس نے ٹیبل پر کھانا لگوا کر امی اور پاپا کو بلایا تب تک ان دونوں کے ہاتھوں سارے لاؤنج کے کشن، میٹس اور دیگر چھوٹی موٹی اشیا ان کے بیڈ روم میں منتقل ہو چکی تھیں۔ پاپا نے نیوز چینل لگانا تھا اور ریموٹ تھا کہ مل کر نہیں دے رہا تھا۔

ان دونوں کو کھانا کھلانا بھی ایک الگ امتحان ثابت ہوا۔ دونوں نے کھایا کم گرایا زیادہ کپڑے بھی گندے کر ڈالے اور پھر ان کے کپڑے بدلوائے۔ لو وہ اب تک مشقت ہی اس کی حالت پر ہنس رہی تھیں۔ دونوں نے اسے اچھا خاصا تھکا ڈالا امی تو نماز عشا ادا کرنے کے لیے اٹھ گئیں پاپا بھی اپنے روم میں جا چکے تھے اب انہیں سلانا اک مشکل کام تھا۔ خیر وہ اس منزل سے بھی گزری گئی ان کی طرف سے سکون ہوا تو خیال آیا خود تو کھانا کھایا ہی نہیں ہے۔

معیز اور شاہدانہ بھی بس دو چار منٹ میں پہنچنے والے تھے وہ پہلے گیٹ کھول گئی پھر اپنے لیے کھانا گرم کرنے لگی۔

"ہیلو ننھی جی پھر کیسی گزری آج؟" وہ لوگ آ چکے تھے۔ شاہدانہ کا سر کچن کے دروازے سے نمودار ہوا ہنستا مسکراتا۔

"مت پوچھیں بہت مزے ہیں ماشاءاللہ بہت تیز وار بچے ہیں آپ کے۔" وہ کھل کر بولی۔

"کیوں نہ ہوں گے بھی آخر کو تمہارے ہی بھتیجا بھتیجی اس میں کوئی چھوٹی بات ہے کیا۔" ان کی ہنسی مزید بڑھی۔

"بہت خوب بھئی اسے کہتے ہیں پنڈی کی بلا طلے کے سر ٹھیک ہے۔ بھئی اب ہو بھی گئیں آپ بیچ میں بہت شرارتی بچے ہو گئے ہیں دونوں۔ مجھے تو انہوں نے نانی یاد کروا دی۔ جہاں تک ان کی پہنچ ہوتی ہے وہاں تک کچھ بھی تو محفوظ نہیں رہنے دیتے۔ سارا لاؤنج بکھیر ڈالا تھا وہ تو میں نے سمیٹ دیا آپ کے روم کا بھی حشر کر آئے تھے وہ دیکھیے گا کون سی چیز کدھر گئی۔" سالن ڈش میں نکالتے وہ مصروف سے انداز میں بولی ٹرے اٹھا کر پلٹی تو دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے ایرو کو دیکھ کر وہیں کی وہیں جم گئی۔ کیرٹ جانے کب کی ہوا ہو چکی تھیں۔

"اسے کہتے ہیں دل سے دل کو راہ میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا دل ہی نہیں چاہا تمہارے بغیر کھانے کو چلو اکٹھے کھاتے ہیں میں تمہارے فیورٹ کباب اور پزا بھی لایا ہوں تم بیٹھو لے آؤ میں یہ لے جاتا ہوں۔" ایرو نے آگے بڑھ کر ٹرے تھام لی۔

چیکو اور چیری کے ساتھ گھن چکر بنے رہنے کا یہ فائدہ تو کم از کم ہوا تھا کہ وہ ہر دکھ بھول گئی تھی ایک لمحہ بھی نہیں ملا تھا کسی درد کو سوچنے کا مگر اب اس جذباتی کو

سامنے پا کر پھر سے ہر زخم ہرا ہو گیا۔ ایرو جا چکا تھا چار و ناچار اس کے پیچھے آ گئی وہ اس کے روم میں تھا۔ برتن ٹیبل پر رکھ کر خود وہ بیڈ کی پائنتی پر ٹک گئی۔

"وہاں کیوں بیٹھی ہو یہاں آؤ۔" پلیٹ میں سالن نکالتا ایرو کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے آپ کھائیں۔" وہ گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتے گئی ایرو اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آ بیٹھا۔

"ایک دم سے بھوک کیوں اڑ گئی تمہاری؟ اپنے لیے کھانا گرم کر رہی تھیں نا تو پھر کیا ہوا؟" زرقم نے صرف نفی میں سر ہلا دیا حلق میں اٹکتے گولے کے باعث کچھ بولا ہی نہ گیا۔ ایرو نے جھکا چہرہ اوپر اٹھایا۔ تمتمائے عارض بھیگتی پلکیں بارش برسنے کو تھی بے اختیار بازو پھیلا کر اسے خود سے لگا لیا۔

"میں جانتا ہوں تم دکھی ہوئی ہو۔ گھر میں کتنا دکھی رہا ہوں تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔"

"میں نے دکھی کیا تھا آپ کو میں نے کہا تھا خود ہی دکھی ہوتے رہیں۔ اس ریڈش کی بچی نے وہ بھی اپنی بیٹی ہی ہوا اس کی تھی۔ آپ کو جانا چاہیے تھا کم از کم مجھے تو شیئر کرتے۔" وہ پھر رو دی۔ کتنے سمیٹے ہوئے تھے آنسو اسی لیے آنکھ کی چھت سے ٹپکنے لگے۔ ان کے درمیان کیسا رشتہ تھا کیسی محبت تھی کیسا اعتماد اس سے ہر چیز شیئر کرتا تھا۔ بس ایک بات ہی شیئر نہ کر سکا۔ گویا انجانے میں وہ بے اختیاری کی چپا ہی دھوپ تلے کھڑی رہی ایرو کا وہ غصہ وہ جھلسے رویے بے جا نہ تھے۔ یہ حقیقت تھی ان کے بیچ جو سب راز کھلے تو بس نہ چلا تھا کہ اس ریڈش بی بی کی بھی طبیعت صاف کر آتی وہ تو امی اور کیرٹ نے ہی سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا۔

"چھوڑو اس کی تو عادت ہے لگائی بجھائی کرنے کی کچھ لوگ ہوتے ہی ایسے بد فطرت ہیں اس نے تو جو کرنا تھا کر لیا اب تم اس سے جھگڑ کر مزید اپنا تماشا لگواؤ گی سارے خاندان میں گھما کر رکھ دے گی وہ اس بات کو کس کس کو کیا کیا وضاحتیں دو گی۔ ایرو کی فکر نہ کہ وہ صرف غلط فہمی کا شکار ہے اور اس کی یہ غلط فہمی جلد ہی دور ہو جائے گی ڈونٹ وری۔" کیرٹ نے کتنا یقین دلایا تھا ڈیانا ہی اسے لائے تھے پی کاس دوست کے ساتھ وہ زرتاشہ تھی بھی سلجھی۔

"بہت برے ہیں آپ مجھ سے کوئی بھی وضاحت لیے بغیر ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کو کیا پتا کیسے سولی پر لگی رہی ہوں میں کس قدر دکھی کیا ہے آپ نے مجھے جانا ہیں میں نے کوئی بات نہیں کی آپ سے اب

مشہور و مزاح نگار اور شاعر

انشاء جی کی خوبصورت تحریریں،

کارٹونوں سے مزین

آفسٹ طباعت، مضبوط جلد، خوبصورت گرد پوش

کتاب کا نام		قیمت
آوارہ گرد کی ڈائری	سفرنامہ	450/-
دنیا گول ہے	سفرنامہ	450/-
ابن بطوطہ کے تعاقب میں	سفرنامہ	450/-
چلتے ہو تو چین کو چلیے	سفرنامہ	275/-
نگری نگری پھرا مسافر	سفرنامہ	225/-
خمار گندم	طنز و مزاح	225/-
اردو کی آخری کتاب	طنز و مزاح	225/-
آپ سے کیا پردہ	طنز و مزاح	400/-

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37، اردو بازار، کراچی

WWW.READERS.PK

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

پاکستان ویب کی پیشکش
WEB.PK

پاکستان سوشل ویب — دنیا بھر میں موجود پاکستانیوں کی مقبول ترین سوشل ویب سائٹ

آیئے، آپ بھی پاکستان ویب کا ساتھ دیں:

پاکستان ویب پر رجسٹر ہو کر اس کے ممبر بن کر اس کا قابل فخر حصہ بنئے!
اپنے دوست احباب کو پاکستان ویب کے بارے میں بتائیں اور انہیں بھی ممبر بننے کی دعوت دیجئے!
پاکستان ویب کا لائبریری سٹاف گروپ جوائن کر کے اردو ادب کے فروغ کی کوششوں میں حصہ ڈالئے!
پاکستان ویب جوائن کر کے دنیا میں پاکستان کا نام اور اس کا اسلامی و قومی تشخص بہتر بنایئے!
پاکستان ویب کے اخراجات ادا کرنے میں انتظامیہ کے ساتھ تھوڑا بہت مالی تعاون بھی کیجئے تاکہ پاکستان کی یہ منفرد ویب سائٹ اپنی بہترین خدمات پاکستان اور آپ جیسے محب وطن پاکستانیوں کیلئے جاری رکھ سکے!
جزاک اللہ خیرا

www.Pakistan.web.pk

محب وطن پاکستانیوں کی معیاری فیملی تفریحی سوشل ویب سائٹ!

new
www.Readers.pk
BETA
for all enthusiastic readers

WWW.READERS.PK

WWW.PAKISTAN.WEB.PK

کیوں آ رہے ہیں۔ کیا اب دکھ ختم ہو گیا آپ کا۔" اس کا حصار توڑنے میں ناکام ہو کر روتے روتے وہ بولنے لگی۔

"نہیں دکھ تو مزید بڑھ گیا ہے۔" ایرز کا منہ لٹکا ہوا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"وہ اس لیے کہ پہلے تم پر غصے کے ساتھ پیار آتا تھا اب تم پر پیار کے ساتھ غصہ بھی آنے لگا۔" ایرز نے اس کی حیران نگاہوں پر وضاحت دی جبکہ وہ اس کی نرالی منطق پر مزید متحیر ہو گئی۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب صاف ہے اگر میں نے تم سے کوئی سوال نہیں کیا۔ کوئی بات شیئر نہیں کی تو اس کے پیچھے سولڈ ریزن تھا حقیقت جو بھی تھی میں اپنا بھرم کھونا نہیں چاہتا تھا بے شک ہمارے درمیان غلط فہمی ڈالی گئی مگر دل میں تمہارے لیے شک کے کانٹے کے باوجود میں نے کبھی تمہارا حق نہیں رکھا نہ تم سے دروغ گوئی کی۔ اپنے دل کی ویران کی کہہ ڈالی جو میرے دل میں تھا وہی میرے رویے میں بھی جب تم پر غصہ آیا نکال دیا جب تم پر پیار آیا اظہار کر دیا مگر تم۔ میں تو حیران ہوں کس قدر گھنی ہو اور کتنی کمال دھوکے باز نکلیں تم۔۔۔۔"

"کیا میں نے کیا دھوکا کیا آپ کے ساتھ۔" وہ تڑپ ہی تو گئی اس الزام پر۔

"یہ دھوکا نہیں تو اور کیا ہے تم نے مجھ سے اپنے دل کا راز چھپا کر، کہاں جو ہو گئی یعنی مجھ سے ہی پردہ داری۔ کیا اس قدر نہیں لگا تھا تمہیں کہ اپنے جذبات مجھ سے شیئر کر سکیں تو جب بھابھی نے بتایا میرا دل چاہا کسی دیوار سے سر ٹکرا دوں یوں میری اور اس کا حال دل کوئی سنا رہا ہے مجھے اب بتاؤ یہ دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔ شادی سے پہلے چھپ چھپ کر دیکھا جاتا تھا۔ میرا نام بھی رکھا گیا اور مجھے ہی خبر نہیں وہ تو دکھا رہا تھا۔

"ہر وقت تو تیر و تلوار لیے پھرتے تھے آپ۔ جب بھی آپ سے کچھ کہنے کا سوچا آپ کا غصہ ہی سوا نیزے پر ملا۔" وہ اپنی جگہ حق پر تھی۔

"ٹھیک ہے بھئی ساری غلطی میری ہی قصوروار ٹھہرا میں نے مان لیا اور آج تو میں غصے میں نہیں چلو کہو جو کہنا ہے۔ میں پوری جان سے متوجہ ہوں۔" ایرز سیدھا ہو بیٹھا کھینچ کر چہرے پر مسکان سجائی۔

"ہماری زندگی کس قدر خوش رنگ ہوتی نا اگر جو ریڈ شی بی جاہو کا ریکٹر لوانہ کرتی مجھے تو اس پر اتنا غصہ ہے حد نہیں۔" اس کا دکھ کسی طور کم نہ ہو پا رہا تھا وہ گزرے تمام اذیت بھرے پل جو کچھ انگارے سے تھے جو صرف اور صرف سائرہ کی وجہ سے اسے برداشت کرنے پڑے تھے۔

"ہوں بالکل یو آر رائٹ۔" ایرز نے اس سے بھرپور اتفاق کیا۔

"ہماری زندگی اب بھی بہت خوش رنگ ہے۔ بس تم سب بھول جاؤ۔ ہوتے ہیں کچھ لوگ ایسے جو نہ خود جیتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو شاد دیکھ سکتے ہیں تمہاری وہ کزن بھی کچھ ایسی ہی سائیکی رکھتی ہے لہٰذا اسے عقل دے دیے تم نے اس کا نام بہت خوب رکھا ہوا ہے اور نام تم نے سب کے ہی بہت مزے کے رکھے ہیں اور میرا نام بھی بے حد کمال ہے۔ ایل وادور تم نے خود کیا ہو؟" ایرز نے اس کے چہرے کو پرشوق نظروں سے تکتے ہوئے کہا، وہ یکدم متوجہ ہوئی۔

دوسروں کے نام رکھنا ہمیشہ بہت اچھا مشغلہ رہا تھا آج اپنی باری آئی تو گھبرا گئی جانے وہ کیا نام دے دے اور وہ کہہ رہا تھا۔

"تم میری وہ کھٹی میٹھی سرخ سرخ رس بھری اسٹرابری ہو جسے دیکھتے ہی جی چاہتا ہے ایک ہی بائٹ میں ہڑپ کر جاؤں۔"

ہیں اس انوکھے نام اور خیال پر آگ لگے کو تو وہ بھونچکا رہ گئی پھر خفگی بھری نظر سے اسے دیکھا ایرز ہنس رہا تھا وہ بھی سب بھلا کر اس کی ہنسی میں شامل ہو گئی۔ سب دھند کے چھٹ گئے تھے اب یقیناً" ہر منظر صاف تھا۔

☼ ☼

پاکستان ویب اور ریڈرز کی پیشکش

WWW.READERS.PK